تعلموا العلم وعلموه الناس

خیر الزاد لسفر المعاد

بسلسلہ مجلس اشاعة العلوم نمبر ۲
حسب الحکم جناب قاضی وحید الدین اشرف صاحب رئیس [illegible] طبع شد

۷۸۶

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ

خَیْرُ الزَّاد لِسَفَرِ الْمَعَاد

از

ملک العلما بحر العلوم حضرت امام الوقت مولانا قیام الملۃ والدین محمد عبد الباری رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام خاکسار سعید الرحمن قدوائی

در مطبع اشاعۃ العلوم فرنگی محل لکھنؤ طبع گردید

بار اول ۱۰۰۰ / ماہ ربیع الاول شریف سنہ ۱۳۴۳ھ قیمت ۸/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
امابعد فقیر محمد ضیاء الدین عبد الباری بن قدوۃ السالکین
مولانا مولوی حافظ حاجی محمد عبد الوہاب صاحب مدظلہ العالی
کہتا ہے کہ مجھے میرے مرشد زادہ برحق حضرت مکرمی ومعظمی سید
فرخند علی صاحب زاقی ہانسوی نے ارشاد فرمایا کہ مختصراً
مسائل نماز لکھدے تاکہ اردو خوانوں کو آسانی سے مسئلے نماز کے
معلوم ہوجائیں بوجہ تعمیل ارشاد فقیر نے اس رسالہ کو تحریر کیا
اور کتب معتبرہ حنفیہ سے اخذ کیا اور نام اسکا خیر الزاد رکھا اللہ تعالیٰ
اسکو قبول کرے اور مجھکو اسکا اجر عطا فرمائے - آمین یارب العالمین

بعض [illegible] اصطلاحات جنکا جاننا [illegible]

[illegible] حکم شریعت کے [illegible] میں [illegible] واجب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا انکار نہو

اقسام فرض

فرض کی دو قسمیں ہیں (۱) فرض عین (۲) فرض کفایہ۔

(۱) فرض عین وہ ہے جو ہر شخص پر اسکا کرنا ضروری ہو اور کسی کے کرنے سے کسی دوسرے کے ذمہ سے ساقط نہو جیسے نماز پڑھنا وغیرہ۔

(۲) فرض کفایہ وہ ہے کہ اگر ایک شخص ادا کرے تو دوسرے سے فرضیت اسکی ساقط ہو جائے جیسے جہاد کرنا وغیرہ۔

(حکم فرض کا) بجالانا ثواب ہے بے عذر ترک کرنا عذاب دنیوی یعنی حد اور تعزیر اور عذاب اخروی یعنی دوزخ کا مستحق ہوتا ہے

منکر اسکی فرضیت کا کافر ہے۔

واجب (۲) جو آنحضرتؐ نے ہمیشہ کیا کبھی نہیں چھوڑا مگر اسکی فرضیت مین شبہہ ہو یعنی ظاہر آیات قرآنی اور احادیث متواتر سے ثابت نہو بلکہ قیاس سے (مجتہد کا اصل حکم سے احکام استخراج کرنا) یا خبر واحد سے احادیث کے ثابت ہو جیسے نماز وتر کا پڑھنا۔

(حکم واجب کا) عمل کرنا اسپر ضروری ہے تارک اسکا گنہگار موجب عقوبت ہے منکر اسکا کافر نہیں ہوگا۔

سنت (۳) وہ جسکو خدا نے نہ فرمایا ہو بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اجتہاد اور راے سے امت کو فرمایا ہو نہ بر سبیل وجوب۔

(فائدہ) آنحضرت نے فرمایا ہے جسنے میری سنت چھوڑی وہ مجھ مین سے نہین ہے اور جسنے بیکار کردی میری سنت حرام ہوگی اسکو میری شفاعت۔

اقسام سنت

سنت کی دو قسمین ہین (۱) موکدہ (۲) غیر موکدہ

(۱) سنت موکدہ جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا اور

کسی وقت میں چھوڑنا ہو جیسے دو رکعت فجر کی اور اقامت و جماعت وغیرہ۔
(۳) سنت غیر مؤکدہ وہ ہے جو کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ترک بھی کی ہو جیسے چار رکعت سنت عصر کی۔
(حکم سنت کا) جو بجا لاوے ثواب پاویگا جو سنت مؤکدہ کو چھوڑے
عقوبت و ملامت کا مستحق ہو جو سنت سے مضحکہ و استخفاف کرے کافر ہوگا
مستحب (۴) وہ ہے جسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور ترک بھی
کیا اور ثواب اسکا بیان کیا بجالانے کو پسند فرمایا یا علماء سے
متاخرین نے مستحب سمجھا ہو جیسے نیت کرنا زبان سے وضو میں اور
تمام سر کا مسح کرنا اور اشراق کی نماز پڑھنا اور روزہ عاشورہ و عرفہ
وغیرہ کا رکھنا۔
(حکم مستحب کا) جو ادا کرے اسکے لیے کفارہ گناہ کا ہے جو نہ ادا کریگا گنہگار نہوگا
آداب (۵) افعال پسندیدہ کو مثل حقہ ادا کرنا۔

از خدا جوئیم توفیق ادب بے ادب محروم گشت از فضل رب

(حکم ادب کا) مرتبہ اسکا سنت سے کم ہے بجالانا ثواب ہے نہ بجالانے
مین کراہت تک نہین ہے۔

حلال (۶) وہ کام ہے جسکے کرنیکی شرع نے رخصت دی ہو جیسے کھانا کھانا
بقدر کفاف کپڑے علاوہ ستر عورت کے پہننا اگر بقدر ستر عورت
پہننا فرض ہے ایسے ہی مرد کو کپڑے سوا ریشم کے پہننا کیونکہ عورت
کو ریشمی بھی پہننا حلال ہے وغیرہ۔

(حکم حلال کا) حلال فعل کرنے میں کچھ حرج نہیں نہ کرنا گناہ نہیں
جو حلال کو حرام کہے بلا تاویل بدلیل قرآنی وہ کافر ہے۔

حرام (۷) جسکو شرع نے منع کیا ہو۔ جیسے کافر ہونا زنا کرنا شراب پینا
سود کھانا۔ عورتوں سے حالت حیض میں مباشرت کرنا وغیرہ۔

(حکم حرام کا) جو فعل حرام کو صرف ثواب کیلئے چھوڑے ثواب پاتا ہے جو کرے وہ گنہگار
ہوتا ہے جو حلال کہے وہ کافر ہوتا ہے۔

مباح (۸) جسکا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو جیسے گیند کھیلنا تیر لگانا
گھوڑ دوڑ کرنا شغل کیلئے اور ورزش کرنا۔

(حکم مباح کا) اگر کرے ثواب نہیں نہ کرے عذاب نہیں۔

(فائدہ) ثواب عمل کا نیت پر ہے اگر نیت خیر کی ہے تو مباح بات بھی
موجب ثواب ہے اگر نیت شر کی ہے تو مباح موجب عقاب ہے۔

نہی (۹) وہ ہے جسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت ومہربانی سے منع کیا ہو اور اسمیں مضرت انسانی جسمی ہو جیسے بعد نماز فجر قبل طلوع کے سونا وغیرہ

(حکم نہی کا) مضرت جسمی یا نفسانی ہے خلاف حکم پیغمبر کرنا ہے یعنی ترک کرنے سے خوف عذاب کا ہے۔

مکروہ (۱۰) جو فعل پسند نہ ہو اور دوست نہ رکھا جائے جیسے مرد کو ریشم پہننا اور حقہ پینا بلا ضرورت۔

اقسام مکروہ

مکروہ کی دو قسمیں ہیں (۱) مکروہ تحریمی (۲) مکروہ تنزیہی

(۱) مکروہ تحریمی جو ملحق بحرام ہے جیسے ریشم مرد کو پہننا یا سونے چاندی کے برتن میں مرد و عورت کو کھانا پینا وغیرہ۔

(۲) مکروہ تنزیہی جسکا چھوڑنا بہتر ہے جیسے [illegible] کھانا [illegible] وغیرہ۔

(حکم مکروہ کا) ترک کرنے میں ثواب ہوگا کرنے میں خوف عتاب کا ہے

فائدہ: امام محمد اور امام ابو یوسف کے نزدیک مکروہ قریب بحرام ہے

امام محمد کے نزدیک مکروہ حرام ہی ہے جامع صغیر حسامی میں ہے کہ مکروہ مرتبہ ہے حلال اور حرام کے بیچ کا۔

بدعت (۱۱) جو اسلام میں بعد آنحضرت و خلفائے راشدین رضی و قرون ثلثہ کے باتین ایجاد ہوئی۔

اقسام بدعت

بدعت کی تین قسمیں ہیں (۱) بدعت مکفرہ (۲) بدعت سیئہ (۳) بدعت حسنہ

(۱) بدعت مکفرہ جو افعال موجب کفر کے ہوں اور وہ افعال کرنا جس میں کتاب اور سنت سے رخصت نہ ہو (حکم بدعت مکفرہ کا) کرنا ایسے افعال کا گناہ عظیم ہے ترک کرنا ثواب ہے منع کرنا ایسے فعل سے علما کا فرض منصبی ہے۔

(۲) بدعت سیئہ وہ ہے جو مخالف قیاس یا خبر واحد کے ہو (حکم بدعت سیئہ کا) اسکا کرنا گناہ ہے نہ کرنا ثواب ہے روکنے میں بھی ثواب کا مستحق ہے۔

(۳) بدعت حسنہ وہ فعل ہے جو مخالف اصول دین کے نہو بلکہ موافق ہو جیسے تعلیم دین کے لیے مدرسہ قائم کرنا وغیرہ (حکم بدعت حسنہ کا) نیت بخیر ہو تو امید ثواب کی ہے نہ کرنے میں عذاب نہیں ہے۔

(شرط) وہ ہے جسکو پہلے قبل بجالانے کے جسکی یہ شرط ہے بجالانا مشروط کا صحیح نہو عدم سے شرط کی عدم مشروط کا لازم ہواور وجود سے شرط کی کوئی ضروری نہیں ہے کہ مشروط کا بھی وجود ہوجائے۔

رکن۔ وہ جزو شئی ہے جسکے قیام سے قیام شئی کا ہواور عدم سے اسکی عدم شئی کا ہوجائے۔

جاننا چاہیے کہ اولاً عاقل بالغ کو ایمان لانا خدا پر اور اسکے رسول پر اور جو اسکے رسول اسکی جانب سے لائے ہیں ضروری ہے اسکے بعد نماز پانچ وقت کی بجالانا ساتھ اسکی شرطوں کے ضروری ہے لہذا احکام نماز کے لکھے جاتے ہیں۔

شرطیں نماز کی پانچ ہیں

طہارت کرنا۔ شرمگاہ کا پردہ کرنا۔ نیت نماز کی کرنا۔ رو بقبلہ ہونا وقت کا ہونا۔

(۱) طہارت یعنی پاکی کی چار قسمیں ہیں۔ وضو غسل نجس کا دور کرنا۔ تیمم کرنا۔

احکام وضو کے۔ وضو کہتے ہیں دھونا اعضا کا جنکو مخصوص کردیا ہے

شرح:- اور اسی کو طہارت صغری بھی کہتے ہیں اور جن چیزوں سے
وضو لازم آتا ہے انکو حدث اصغر اور نجاست حکمیہ کہتے ہیں۔

فرض وضو کے چار ہیں

منھ کا دھونا۔ ہاتھوں کا کہنیوں تک دھونا۔ پاؤں کا دھونا ٹخنے
تک یا موزہ پہنے کی صورت میں مسح کرنا اگر موزہ نہ اتارے
چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

شرح:- منھ دھونا یعنی منھ کی مقدار جہاں سے بال اُگتے ہیں پیشانی سے
ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک
مسئلہ (۱) اگر کسی شخص کے سر کے بال نہیں اُگے ہیں یا اُگنے کے
تو نصف سر کے کم میں چھپا ہوا نہیں سمجھے ایسے شخص کو منھ دھونے
وہاں سے چاہیے جہاں سے عادۃً لوگوں کے بال اُگتے ہیں۔
مسئلہ (۲) مونچھ اور بھوئیں اور بچی داڑھی وغیرہ قائم مقام جلد کے
ہیں انکا دھونا نیچے کی جلد کے دھونے کو ساقط کر دیتا ہے۔
مسئلہ (۳) کوئے رکنارہ چشم میں کچھ کیچڑ جم گیا ہے اور اُسکے
نیچے پانی نہیں پہونچتا اسکو چھڑا کے پانی کوئے تک پہونچانا فرض ہے۔

مسئلہ (۴) آنکھ کا دھونا جہانتک گزند نہین پہونچتا ہے فرض ہے
مسئلہ (۵) جو جگہ درمیان داڑھی اور کان کے بے بالون کے
چھوٹی رہتی ہے اُسکا دھونا فرض ہے۔
مسئلہ (۶) ظاہر ہونٹھ کا دھونا بھی فرض ہے۔
دھونا دونون ہاتھون کا کہنی سمیت اسمین کل انگلیان اور پوری
چارون انگلیون سے لیکر کہنی تک شامل ہے۔
مسئلہ (۱) دھونا ہاتھ کا انگلیون کی طرف سے کہنی تک
چاہیے اور اگر کہنی کی طرف سے دھویا تو بھی جائز ہے۔
مسئلہ (۲) ناخن جو موجود ہو اُسکا دھونا کافی ہے اگر پھر بعد وضو
کے ناخن کاٹے تو پھر دھونا ضرور نہین ہے۔
مسئلہ (۳) ناخن مین اگر وہ میل جو پیدا ہوا ہے ہو تو اُسکا
چھڑانا اور اُسکے نیچے پانی پہونچانا ضروری نہین ہے۔
مسئلہ (۴) اگر ایسی کوئی چیز لگی ہے جسکے بغیر چھڑائے پانی
نیچے کی جلد مین نہین پہونچتا تو اُسکا چھڑانا ضروری ہے۔
مسئلہ (۵) مہندی کوئی لگائے ہو اُسکے رنگ کا دور کرنا

ضروری نہیں کیونکہ وہ پانی کے پہونچنے کو مانع نہیں ہے۔

مسئلہ (۶) اگر انگلی میں کوئی تنگ چھلا پہنے ہو تو اُسکا پھرانا ضروری ہے اگر یہ خیال کیا جائے کہ پانی بغیر پھرائے نہ پہونچے گا۔

مسئلہ (۷) اگر کسی کی پانچ انگلیوں سے زیادہ انگلیاں ہیں اُن سب کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ (۸) اگر کسی کا کوئی عضو وضو کا تلف ہوجائے تو اُسکو دھونا اُسکا (اُس بقیہ عضو کا جو محاذی (مقابل) فرض کے ہے یعنی تلف شدہ عضو کے ہے جسکا دھونا وضو میں فرض تھا) ضروری ہے اور اُسکے اوپر دھونا ضروری نہیں۔

چوتھائی سر کا مسح کرنا ہمارے نزدیک فرض ہے سر کے کسی حصہ چوتھائی کا مسح فرضیت کو ساقط کر دیتا ہے۔

مسح کرنا کہتے ہیں تری سر پر پہونچانے کو اگر سر پر بال ہوں تو وہ قائم مقام سر کے ہیں جیسے معلوم ہوا ہے۔

مسئلہ (۱) ایک شخص کے بال بڑے بڑے ہیں اور وہ کان کے نیچے لٹکے ہوئے ہیں بقدر چوتھائی سر کے تو اُس پر مسح کرنا

کفایت نہین کرتا ہے اگر اوپر کان کے ہین تو مسح کر لینا اُنپر کافی ہے۔

مسئلہ (۳) کسی کا بعض سر منڈا ہے اور کچھ حصہ اُسکا منڈا نہین ہے اُسنے جو منڈا نہین ہے اُسپر مسح کیا تو کافی ہے۔

مسئلہ (۴) کسی نے مسح کیا بالون پر پھر منڈا ڈالا اُسکو بعد منڈانے کے پھر مسح کرنا ضروری نہین ہے۔

مسئلہ (۴) اگر کسی نے مسح کیا داڑھی جھکتی ہوئی سے پانی لیکر تو یہ مسح جائز نہوگا

مسئلہ (۵) اگر کسی نے مسح کیا ہاتھ مین اُسکی تری تھی اور اُس سے کسی اور عضو کو وضو کے دھویا ہے تو مسح جائز ہے۔

مسئلہ (۶) اگر پانی برستا ہے اور کسی شخص کے سر پہ پانی برستا ہوا پڑا خواہ اُس سے مسح کرے یا نہ کرے اُسکو پھر مسح کی ضرورت نہین

فائدہ۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پورے سر کا مسح کرنا فرض ہے لہذا چاہیے کہ دائما پورے سر کا مسح کرتا رہے اسمین احتیاط زیادہ ہے تاکہ اگر وہ کسی ایسے شخص کی امامت کرتا ہو جسکے نزدیک پورے سر کا مسح فرض ہے تو اُسکو بھی کوئی شک نہ رہے اور خروج عن الخلاف ہو جائے

پاؤن کا دھونا اہلِ سنت وجماعت کے نزدیک فرض ہے اور

سوا شخص کے نزدیک البتہ اسپر مسح کرنا فرض ہے مقدار پانو کی
انگلیون سے لیکر گٹے تک ہے۔

مسئلہ (۱) اگر کسی شخص کے پاؤن کی ہڈی اٹھی ہوئی ہے
اس طور پر کہ اگر انگلیون پر پانی ڈالا جائے تو ایڑی تک پہونچے
اور بیچ کی جگہ خالی رہ جاوے تو اسکو لازم ہے کہ وہ اچھی طرح سے
پانی کو نیچے پاؤن کے پہونچاوے۔ باقی مسائل ہاتھ کے مثل ہین

سنتین وضو کی

دھونا دونون ہاتھ کا گٹون تک۔ بسم اللہ کہنا۔ مسواک کرنا۔
کلی کرنا۔ ناک مین پانی لینا۔ داڑھی مین خلال کرنا۔ انگلیون
مین خلال کرنا۔ تین تین مرتبہ ہر عضو کا دھونا۔ نیت کرنا۔
تمام سر کا مسح کرنا۔ کان کا مسح کرنا سر کے بچے پانی سے۔ ترتیب کو
نگاہ رکھنا۔ برابر ہر عضو کا دھونا۔

دھونا ہاتھون کا انگلیون سے گٹون تک قبل استنجے اور بعد
استنجے کے سنت ہے۔

مسئلہ (۱) کسی شخص نے کہنی سے ہاتھ دھوئے اور گٹون سے

ہاتھ نہیں دھوئے کوئی حرج بھی نہیں ہے - تسمیہ یعنی
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی دین الاسلام کہنا
ابتدا میں وضو کے بلکہ استنجے کے قبل بھی کہنا سنت ہے -

مسئلہ (۱) اگر کسی نے الحمد للہ علی دین الاسلام نہیں کہا صرف
بسم اللہ کہی سنت ادا ہو جائیگی -

مسئلہ (۲) اگر کوئی شخص ابتدا میں وضو کے بسم اللہ
پڑھنی بھول گیا تو اسکو لازم ہے کہ جب بیچ میں اسکو یاد آئے تو کہے -

مسئلہ (۳) اگر کسی شخص نے استنجے کے قبل بسم اللہ نہیں کہی
اور ننگا ہو گیا تو پھر دل میں بسم اللہ کہے زبان سے نہ کہے کیونکہ حالت
برہنگی میں بسم اللہ کہنا مستحب نہیں بوجہ اسم خدا کی تعظیم کے -

مسواک کرنا سنت موکدہ ہے اور وقت اسکا کلی کرنے میں ہے
اور داڑھ سے داڑھ کی طرف لیجانا چاہئے شروع کرنا سیدھے
جانب سے اچھا ہے -

مسئلہ (۱) اگر کسی شخص کو مسواک میسر نہیں ہے تو کپڑے
سے یا انگلی سے سیدھے ہاتھ کی مسواک کرے -

فائدہ۔ کوئی نا جائز نہیں ایک شخص کی مسواک سے دوسرے شخص کا مسواک کرنا جبتک کہ کراہت نہ معلوم ہو ہاں اکثر مشائخ ایک دوسرے کی مسواک کرنے کو منع بھی کہتے ہیں۔

کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا ہمارے نزدیک سنت موکدہ ہے اور امام مالک کے نزدیک فرض ہے اور ہر کلی کے لیے پانی جدید لینا اچھا ہے اور ایسے ہی ناک کے پانی میں بھی جدید لینا اچھا ہے۔

مسئلہ (۱) کسی شخص نے ایک چلو سے تین کلیاں کیں کہا جاتا ہے کہ سنت ادا ہوجائیگی کیونکہ پانی جدید ہے لیکن اگر کسی نے ایک چلو سے تین مرتبہ ناک میں پانی لیا تو کہا جاتا ہے کہ سنت نہ ادا ہوگی کیونکہ ناک میں پانی روک نہیں سکتا اور مستعمل اور غیر مستعمل دونوں مل جاتے ہیں پانی جدید نہیں رہتا ہے۔

مبالغہ کلی کرنے میں اور ناک میں پانی لینے میں سنت ہے شمس الائمہ مبالغہ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ پانی کو منھ میں ایک جانب سے دوسری جانب میں پھرانا اور امام خواہرزادہ کہتے ہیں کہ غرغرہ کرنا کلی میں اور جذب کرنا سانس سے ناک میں۔

مسئلہ (۲) اگر کسی شخص نے کلی کے لیے پانی لیا اور پی گیا کلی ہو گئی مگر بہتر ہے کہ تھوک دے کیونکہ پانی مستعمل ہے خلال کرنا داڑھی اور انگلیون مین امام قدوری نے کہا ہے کہ سنت ہے لیکن داڑھی مین خلال کرنا امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک مستحب ہے اور امام ابو یوسف سنت کہتے ہین اور انگلیون مین خلال بالاجماع سنت ہے خلال داڑھی مین اس طرح کرے کہ نیچے سے ہاتھ کی انگلیون کو ڈالے اور اوپر کے جانب نکال لے خلال انگلیون مین اسطرح کرے کہ نیچے سے ڈالے انگلیون کو اور اوپر کی جانب نکالے اور لائق ہے کہ پاؤن کی انگلیون مین خلال کرتے وقت اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے سیدھے پاؤن کی چھنگلیا کی طرف سے شروع کرے اور انگوٹھے پر اُسکے ختم کرے پھر انگوٹھے سے بائین پاؤن کے شروع کرے اور چھنگلیا پر ختم کرے

مسئلہ (۱) اگر کسی شخص کی انگلیون کے بیچ پانی نہین پہونچا ہے تو پانی پہونچانا فرض ہے ورنہ سنت ہے۔

مسئلہ (۲) اگر کوئی شخص تالاب یا ندی مین نہا رہا ہے اور اسنے پاؤن اپنے پھیلا دیے ہین تو اسکو پھر خلال کرنا

انگلیون سے انگلیون مین ضروری نہین ہے۔
تین تین مرتبہ سواے مسح سر کے سب عضو کا دھونا سنت ہے لیکن ایک مرتبہ فرض ہے اور دو مرتبہ سنت موکدہ ہے۔
مسئلہ (۱) کسی شخص نے دو دو مرتبہ اعضا کو دھویا تو وہ گنہگار ہوا اس وجہ سے کہ اُسنے سنت مشہورہ کو ترک کیا۔
نیت کرنا سنت موکدہ ہے علامہ قدوری نے مستحب لکھا ہے نیت وضو کی عربی مین کرنا مستحب ہے اور دل مین نیت کرلینا سنت کو کفایت کرتا ہے عربی مین نیت یہ ہے نویت ان اتوضا للصلوۃ الی اللہ تعالیٰ یا نویت دفع الحدث یا نویت استباحۃ الصلوۃ یا نویت الطھارۃ یعنی نیت کرتا ہون مین کہ وضو کرون مین نماز کے لیے واسطے تقرب حاصل کرنے کے طرف اللہ کے یا نیت کرتا ہون مین حدث کے دور ہونے کی یا مباح ہو جانے کی نماز کے یا نیت کرتا ہون مین طہارت کی اور وقت نیت کا وہ وقت ہے جبکہ وضو نہ رہے یا جاتا رہے۔
مسئلہ (۱) اگر کسی شخص کے اعضاے وضو پر پانی بہا تو اگرچہ

وہ نیت نہ کرے اُسکا وضو ہو جائیگا۔

اور کان کا مسح اس طور پر کرنا چاہیے کہ کوئی جگہ چھوٹ نہ جائے صورت اُسکی یہ ہے کہ دونوں ہاتھ بھگوئے اور دونوں ہاتھوں کی تین تین اُنگلیوں (خنصر بنصر وسطیٰ) کے سرے ملائے اور اُنکو آگے سے سر کی چندیا پر پیچھے تک لیجائے اور ہتیلی سر سے نہ لگائے پھر پیچھے سے آگے کی طرف ہاتھ لائے اور باز وہ نیز چندیا کی جو چھوٹ گئی ہے سر کی جگہ اُسپر ہتیلی سے مسح کرے اور پھر انگوٹھے سے اوپر کان کے مسح کرے اور کلمہ کی اُنگلی سے اندر کان کے مسح کرے۔

ترتیب کو نگاہ رکھنا یعنی پہلے ہاتھ گٹون تک دھونا پھر مسواک اور کلی کرنا اور ناک مین پانی لینا پھر منھ دھونا پھر ہاتھ کہنی تک دھونا پھر مسح سر کا کرنا پھر پاؤن دھونا سنت ہے اور علامہ قدوری نے مستحب لکھا ہے۔ برابر دھونا یعنی ایک عضو سوکھنے نہ پائے دوسرے عضو کو دھولے اور گرمی کی متوسط حالت معتبر ہے (مستحبات وضو) ہر عضو کو سیدھی جانب سے دھونا گردن کا مسح کرنا

ہر عضو کو سیدھی جانب سے دھونا یعنی سیدھے ہاتھ کو اُلٹے ہاتھ سے پہلے دھونا اور سیدھے پاؤن کو اُلٹے پاؤن سے پہلے دھونا
مسح کرنا گردن کا بھی مستحب علما نے سمجھا ہے
ہاتھ کی پشت پر جو پانی مسح کرنے سے باقی رہے اُسکو گردن پر پھیرے

آداب وضو

رو بقبلہ ہونا قبل وضو کے استنجا کر لینا ننگے سر ہو جانا۔ وضو کرکے ایک پاک کپڑے سے اعضاے وضو کو پونچھنا۔ دعاے ماثورہ وضو کی پڑھنا جو کیفیت وضو مین لکھی جائیگی اور کلام نہ کرنا وضو کرنے مین

توڑنے والی وضو کی سات چیزین ہین

جو چیزین پیشاب پاخانے کے مقام سے نکلتی ہین خون اور پیپ کا بدن سے نکلنا اور زخم سے بڑھجانا منہ بھر کے قے کرنا۔ سونا تکیہ لگا کر یا پہلو کے بھل یا ٹیک لگا کے۔ بے ہوش ہو جانا جنون۔ قہقہہ نماز مین۔

جو چیزین پیشاب پاخانے کے مقام سے نکلتی ہین جیسے پیشاب پاخانہ مذی منی ودی کیڑے پتھری ریت خون استحاضہ وغیرہ

سب کے نزدیک ناقض وضو نہین ریاح جو پیشاب کے مقام سے نکلتے ہین وہ ناقض وضو نہین ہان پاخانے کے مقام سے جو ریاح صادر ہوتے ہین ناقض وضو ہین۔

مسئلہ (۱) ایک عورت کا مقام پیشاب اور پاخانہ کا مل گیا ہے اور ریاح اُسکے صادر ہوے مستحب ہے اُسکو کہ وضو کرے

خون اور پیپ کا بدن سے نکلنا اور زخم سے بڑھ جانا وضو کو توڑتا ہے اگر خود سے خون نہین نکلا ہے اور ایسا ہی وہ خون کہ اگر نہ نکالا جائے نہ نکلے تو صاحب ہدایہ کے نزدیک ناقض وضو نہین ہے اور علامہ سرخسی کے نزدیک ناقض وضو ہے۔

مسئلہ (۱) کسی کے کیل دانے سے نکلی اور بہی نہین ناقض وضو نہین ہے

مسئلہ (۲) کسی شخص نے ناک مین اُنگلی ڈالی اور وہ گڑ گئی خون اگر ناک سے بہ نکلا وضو ٹوٹ گیا اور اگر ناک مین باقی رہا وضو رہا

مسئلہ (۳) کسی نے مسواک کی اور اُسمین اثر خون کا اُسنے پایا اگر خون بہا تو وضو ٹوٹ جائیگا ورنہ نہین۔

مسئلہ (۴) اگر کسی نے ناک صاف کی اور چھینکنے سے خون منجمد

نکلا ناقض وضو نہین ہے اگر قطرہ خون کا ٹپکا ناقض وضو ہے۔
حد زخم سے بڑھجانیکی یہ ہے کہ منھ سے زخم کے بڑھے اگرچہ منھ سے
اونچا ہوجاے جب تک نہ بہے ناقض وضو نہین ہے۔

مسئلہ (۱) کسی شخص کے خون نکلا اور اُسنے اُسپر مٹی یا اور کوئی
چیز ڈالدی اور اُسنے خون کو سوک لیا پھر نکلا اور بہنے نہ پایا اور مٹی ڈالدی
وہ سوک گئی اگر اسقدر نکلا ہی کہ مٹی نہ ڈالنے سے بہ نکلتا وضو کو توڑ ڈالیگا یا
اگر کوئی کپڑے سے باربار پونچھے سو اگر نہ پونچھتا تو خون بہ نکلتا وضو ٹوٹ جائیگا

مسئلہ (۲) اگر کسی شخص نے زخم پر پٹی باندھی اگر تری پٹی پر
آگئی تو وضو ٹوٹ جائیگا اگر نہ آئیگی نہ ٹوٹیگا اگر پٹی دُہری ہے
اور ایک پٹی پر خون پھیل گیا تو وضو ٹوٹ جائیگا۔

مسئلہ (۳) اگر کوئی کیڑا زخم سے نکلے تو وہ طاہر ہے وضو کو
نہ توڑیگا برخلاف پیشاب پاخانے کے مقام کے کہ اگر کیڑا نکلے وضو ٹوٹ جائیگا

مسئلہ (۴) جب کہ خون زخم سے تجاوز نہ کرے تو وہ طاہر ہے
یا نہین ہدایہ مین ہے اگر یہ شخص بے وضو نہین ہے تو وہ نجس نہین ہے
اور ایسا ہی امام ابو یوسف سے نقل کیا ہے اور نزدیک امام محمد کے

تجنیس سے ہے فتوی امام ابو یوسف کے قول پر ہے ان چیزوں میں
جو جامد ہیں جیسے کپڑے بدن لکڑی وغیرہ اور امام محمد کے قول
پر ہے اگر بہنے والی چیز میں خون لگے جیسے پانی وغیرہ اور ایسی ہی
قی ہے اگر منھ بھر کے ہو۔

قے منھ بھر کے ہو یعنی جسکا ضبط کرنا ممکن نہو مگر تکلف سے
قے پانی اور کھانیکی جب منھ بھر کے نہو ناقض وضو نہیں اگر ہو تو ناقض وضو ہے
بلغم کی قے اگر بلغم دماغ سے آیا ہے تو کسی کے نزدیک (اگرچہ منھ
بھر کے ہو) ناقض وضو نہیں اگر پیٹ سے چڑھا ہے تو امام
ابو یوسف کے نزدیک ناقض وضو ہے اگر خون کی قے ہوئی ہے
اور خون جما ہوا ہے بہتا نہیں جبتک منھ بھر کے قے نہو گی ناقض
وضو نہیں ہے اگر بہتا ہے تو امام محمد کے نزدیک وہ خون اگر پیٹ سے
چڑھا ہے تو جبتک منھ بھر کے نہو گا ناقض وضو نہیں ہے امام ابو حنیفہ
اور امام ابو یوسف کے نزدیک خون تھوڑا ہو یا بہت ناقض وضو ہے

مسئلہ (۱) اگر کسی شخص نے پانی پیا اور پھر صاف پانی قے میں

گر او ضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ (۲) اگر کسی نے متفرق قے کی (کئی مرتبہ تھوڑی تھوڑی
قے کی) کہ اگر جمع کی جائے تو منہ بھر کے ہو جائے تو نزدیک امام
ابو یوسف کے اعتبار اتحاد مجلس کا ہے یعنی اگر تھوڑی تھوڑی قے
ایک ہی مجلس مین ہوئی ہے جسکا مجموعہ منہ بھر قے ہوتا ہو تو ناقض وضو ہے
اور امام محمد کے نزدیک سبب کے اتحاد کا اعتبار ہے سبب کے اتحاد کا
یہ مطلب ہے کہ اگر قے کی اسنے اور سکون ہو گیا پھر قے کی بعد سکون کے
تو اختلاف سبب کا ہے اگر دوسری بار قے کی بغیر سکون کے تو اتحاد ہے۔
اور سونا ٹیک لگا کر اس طرح کہ اگر ٹیک گرا دی جائے تو تکیہ لگانے والا
گر جائے یا تکیہ لگا کر کسی بازو پر پلٹ کر سونا ناقض وضو ہے۔

مسئلہ (۱) اگر کوئی شخص کھڑے کھڑے سو گیا تو اسکا وضو نہین جائیگا۔

بیہوشی اور جنون بھی ناقض وضو ہین فرق دونون مین یہ ہے کہ
بیہوشی عقل پر غالب آجاتی ہے اور جنون عقل کو زائل کر دیتا ہے
نماز مین بیہوشی ہو یا خارج نماز مین وضو جاتا رہیگا ایسے ہی نشہ بھی
ناقض وضو ہے نشہ کہتے ہین بیخود ہو جانے کو اس طرح کہ مرد

اور عورت کی پہچان نہ رہے۔

اور قہقہہ کہتے ہین ایسی ہنسی کو جسکی آواز پاس والا سنے دانت کھُلین یا نہ کھُلین ناقص وضو ہے جبکہ عاقل بالغ نماز مین قہقہہ لگاوے نماز بھی رکوع اور سجدہ والی ہو بارادہ ہنسے یا بھولے سے ہنسے۔

مسئلہ (۱) اگر کوئی شخص نماز مین سو گیا اور وہ ہنسا نماز اسکی جاتی رہیگی اور وضو نہ جائیگا۔

مسئلہ (۲) اگر بھول گیا کوئی شخص کہ وہ نماز مین ہے اور وہ ہنسا وضو اسکا جاتا رہیگا۔

مسئلہ (۳) اگر کوئی بچہ ہنسے نماز مین وضو اسکا نہ جائیگا ہان مراہق جو قریب بلوغ کے ہو اگر ہنسے تو اسکا وضو جاتا رہیگا۔

مسئلہ (۴) اور بنا کرنے والا (آگے اسکا حال معلوم ہوگا) اگر وضو کر کے پلٹا اور راستہ مین ہنسا نماز اسکی ٹوٹ جائیگی اور وضو اسکا نہ جائے گا۔

مسئلہ (۵) اگر کسی نے غسل کیا اور نماز اُسنے پڑھی (کیونکہ غسل طہارت ادا کرنے سے وضو کا پھر کرنا ضروری نہین رہتا)

اور نماز مین قہقہہ اُسنے لگایا اُسکا غسل نہ ٹوٹیگا بلکہ اُن اعضا کی طہارت جاتی رہیگی جو وضو کیے ہین۔

مسئلہ (۶) اگر کسی نے قہقہہ لگایا نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت مین تو اُسکا وضو نہ ٹوٹیگا کیونکہ وہ نماز صاحب رکوع وسجود دونو نکی نہین ہے۔

فائدہ وضو کی چار قسمین ہین ایک فرض ایک سنت ایک مستحب ایک واجب فرض وہ ہی جو نماز پڑھنے کی غرض سے کیا جائے بدون اُسکے نماز نہین ہوتی ہے یا قرآن شریف بے غلاف چھونے کے لیے یا سجدۂ تلاوت کرنے کے واسطے وضو کیا جائے۔

واجب جو طواف کعبہ کرنے کی غرض سے کیا جائے۔

سنت جو سونے کے وقت کیا جائے اور قہقہہ کے واسطے کیا جائے

مستحب مین داخل ہونے کے لیے کیا جائے منہ زبانی قرآن شریف پڑھنے کے لیے کیا جائے بیوی سے مقاربت کرنے کے وقت کیا جائے مستحب کتب فقہ چھونے کے لیے وضو کیا جائے۔ علما اور فضلا کی زیارت کرنے کے وقت کیا جائے۔ جھوٹ بولنے کے بعد اور غیبت کرنیکے بعد کیا جائے۔

طریقہ وضو کا اور اسمین جو دعائین پڑھنا چاہیئیں ترتیب وار
لکھتا ہون تاکہ آسانی ہو۔

مسئلہ اگر کسی شخص کی جماعت جاتی ہے تو آداب چھوڑ دے
اور اگر اسپر بھی خوف فوت ہو تو مرتبہ وار صرف فرض پر اکتفا کرے بہتر
یہ ہے کہ کل اعضا ایک ایک مرتبہ دھوئے۔

کیفیت وضو مع آداب

اولاً وضو کی نیت اس طرح پر کرے نویت ان اتوضأ رفعا
للحدث واستباحة للصلوة تقربا الی اللہ تعالیٰ وانقطاعا
عن ما سواہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ
الرحمن الرحیم بسم اللہ العلی العظیم والحمد للہ علی دین
الاسلام اسکے بعد تین مرتبہ ہاتھ دھوئے اور انگلیوں مین خلال کرے
اور ہاتھ دھوتے وقت اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان
محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم الاسلام
حق والکفر باطل والحمد للہ الذی جعل الماء طہورا
والاسلام نورا پڑھے پھر تین مرتبہ کلی کرے اور مسواک کرے

پہلی کلی کے وقت اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان
محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم دوسری کلی
کے وقت اللھم اسقنی من حوض نبیک کاسا لا ظما بعدہ
ابدا اللھم اعنی علی تلاوۃ ذکرک وشکرک وتلاوۃ کتابک
اور تیسری کلی کے وقت اللھم صل وسلم علی محمد وعلی آل
محمد پڑھے بعد ازاں تین مرتبہ ناک میں پانی لے پہلی مرتبہ اشہد
ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم دوسری مرتبہ اللھم لا تحرمنی رائحۃ نعیمک
وجنا تک اللھم ارنی رائحۃ الجنۃ وارزقنی من نعیمہا ولا
ترحنی رائحۃ النار اور تیسری مرتبہ اللھم صل وسلم علی
محمد وعلی آل محمد پڑھے بعد ازاں تین مرتبہ منہ دھوئے اور اگر
داڑھی ہو تو اسمیں خلال کرے اور پہلی مرتبہ منہ دھوتے وقت
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم دوسری مرتبہ اللھم بیض وجہی
بنورک یوم تبیض وجوہ اولیائک ولا تسود وجہی یوم

تسود وجوہ اعدائک اور تیسری مرتبہ اللھم صل وسلم علی محمد وعلی ال محمد پڑھے بعد ازان داہنا ہاتھ کہنیون سمیت تین مرتبہ دھوئے پہلی مرتبہ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم دوسری بار اللھم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا اور تیسری مرتبہ اللھم صل وسلم علی محمد وعلی ال محمد پڑھے بعد ازان بایان ہاتھ کہنیون سمیت تین مرتبہ دھوئے پہلی مرتبہ اشھد ان لا الہ الا اللہ آخر تک اور دوسری مین اللھم لا تعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظھری اور تیسری بار درود مذکورہ بالا پڑھے بعد ازان سر کا مسح کرتے وقت اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اللھم اظلنی تحت ظل عرشک اللھم غشنی برحمتک وتنزل علی من برکاتک اللھم صل وسلم علی محمد وعلی ال محمد پڑھے بعد ازان کانون کا مسح کرتے وقت اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وعلی آلہ وسلم اللھم اجعلنی من الذین یستمعون القول ویتبعون احسنہ پڑھے بعد اذان گردن کا مسح کرتے وقت اشھد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اللھم اعتق رقبتی من النار اللھم صل وسلم علی محمد وعلی آل محمد پڑھے بعد اذان داہنا پیر تین مرتبہ دھوئے اور خلال کرے پہلی مرتبہ دھوتے وقت تشہد مذکورہ بالا دوسری مرتبہ اللھم ثبت قدمی علی الصراط یوم تزل فیہ اقدام المنافقین اور تیسری مرتبہ درود مذکورہ بالا پڑھے۔ اسیطرح بایاں پاؤں دھوئے صرف دوسری مرتبہ دھونے کے وقت اللھم اجعلنی سعیی مشکورا وذنبی مغفورا وعملی مقبولا وتجارتی لن تبور پڑھے۔ اور اول اور آخر داہنے پاؤں دھوتے وقت جو ادعیہ پڑھے ہیں وہی پڑھے۔ اور بعد تمامی وضو بلافصل اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین واجعلنی من عبادک الصلحین واجعلنی من الذین لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون سبحنک اللھم

وبحمدك اشهد انك لا اله الا انت وحدك لا شريك لك
واشهد ان محمدا عبدك ورسولك استغفرك واتوب اليك
پڑھے پھر اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ایک بار پھر
بسم اللہ الرحمن الرحیم اور سورۂ قدر یعنی انا انزلنا
تین بار پڑھے۔ بعد اسکے اگر روزہ دار نہو تو کھڑے ہوکر تین گھونٹ
بقیہ وضو کے پانی سے پیے اسطرح پر کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہکر پہلا گھونٹ پیے پھر الحمد للہ کہے بعد اُسکے بسم اللہ کہکر
دوسرا گھونٹ پیے اور الحمد للہ رب العٰلمین کہے پھر بسم اللہ
کہکر تیسرا گھونٹ پیے اور الحمد للہ رب العٰلمین الرحمن الرحیم
کہے۔ بعد اسکے یہ دعا پڑھے اللھم اشفنی بشفائك وداونی
بدوائك واحفظنی من الوحل والامراض والاوجاع
برحمتك یا ارحم الراحمین اور اگر روزہ دار ہو تو بجاے
پینے کے تین مرتبہ بطریقۂ مذکورہ کلی کرے۔

احکام غسل

غسل اگر غین کو زبر ہو تو معنی اُسکے دھونے کے ہیں اور اگر پیش

ہو تو نہانے کے ہین اور یہان پر یہی مراد ہی یعنی تمام جسم پر پانی کا بہانا

فرائض غسل کے چار ہین

تمام بدن کا دھونا۔ کلی کرنا۔ ناک مین پانی لینا۔ اور نجاست بھری ہوئی کو دھونا۔ تمام بدن سر کے بالون سے پاؤن کے تلوے کی کھال تک مراد ہی اور ہونٹھ کے درمیان جو جلد معلوم ہوتی ہے اُسکا دھونا بھی فرض ہے اور کلی کرنا اور ناک مین پانی لینے مین بھی مبالغہ چاہیے اور نجاست جہان بھری ہو اُسکو دور کرنا چاہیئے۔

مسئلہ (۱) اگر جنب دریا یا تالاب مین ہی اور اُس نے ایک مرتبہ تمام بدن کو ہیلا دیا کہ تمام بدن بھیگ گیا غسل اُسکا ہوجائیگا۔

مسئلہ (۲) اگر وہ شخص جسکا ختنہ نہین ہوا اور وہ کھال اُسکی باقی ہے اور پانی قلفہ کے نیچے نہ پہونچا تو غسل اُسکا ہوجائیگا۔

مسئلہ (۳) اگر کسی عورت یا مرد کے ناخن کے نیچے خمیر یا آٹا جم کے خشک ہوگیا ایسا کہ پانی اُسکے نیچے نہین پہونچ سکتا اُسکو چھڑائے اور دھوئے۔

سنت غسل کی

نیت پہلے قلب میں نہانے کی کرے اور زبان سے کہے نویت الغسل لرفع الجنابة نیت کرتا ہوں میں نہانے کی جنابت کے دور کرنے کے لیے پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہکر ہاتھ دھوئے پھر استنجا کرے پھر جو نجاست لگی ہو اُسکو دھوئے (اور مستحب یہ ہے کہ سیدھی طرف سے دھوئے) پھر وضو کرے جیسا نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے مگر جو جگہ ایسی ہو جسمیں پانی رکا رہتا ہے پاؤں نہ دھوئے پھر پانی تین بار سر سے پاؤں تک بہائے پھر اگر پاؤں نہیں دھوئے ہیں صاف جگہ پر آکر پاؤں دھوئے۔

مسئلہ (۱) کسی شخص کے سر کے بال تھوڑے سے خشک رہگئے جبتک پانی وہاں نہ پہونچے جنابت باقی ہے۔

مسئلہ (۲) ضروری ہے اُس شخص پر جو تنگ انگوٹھی پہنے ہے یہ کہ انگوٹھی کو حرکت دلائے یہانتک کہ پانی اُسکے نیچے پہونچ جائے۔

مسئلہ (۳) خلال کرنا انگلیوں کا جبکہ پانی پہونچ گیا ہو
سنت ہے اگر پانی نہیں پہونچا تو فرض ہے پانی پہونچانا۔
مسئلہ (۴) اگر کوئی شخص کے دانت میں یا جسم پر جہاں
پانی نہیں رکتا ہے ستارہا ہو اور [illegible]
تو اسکو چھڑانا یا دون وضو [illegible]
پر دھولینا ہی کافی ہے۔
مسئلہ (۵) اگر کسی مرد کے بال بہت [illegible]
چوٹی گندھی ہے تو اسکا کھولنا اور بالوں کی جڑ تک پانی [illegible]
اگر عورت کی چوٹی گندھی ہے اسکو چوٹی کھولنا [illegible]
اگر پانی جڑوں تک بالونکے پہونچ گیا ہو۔
مسئلہ (۶) اگر عورت نے کوئی خوشبو کی چیز سر پر تھوپ
لی ہے ایسی کہ جب تک وہ دور نہو پانی جڑ تک نہیں پہنچے چھڑانا
اسکا ضروری ہے۔
مسئلہ (۷) اگر عورت پانی خریدنے کی محتاج ہو جنابت
کے نہانے کے لیے تو قیمت اس پانی کی اس کے خرچ پر ہے

اگر عورت مالدار ہو کہا جاتا ہے کہ کہا جاوے اُس سے کہ اگر تو قیمت
اس پانی کی نہیں دیتا ہے تو عورت کو اجازت دے کہ پانی لے
جاوے یا تو خود لا دے اور ابو اللیث نے کہا ہے کہ قیمت واجب
ہو گی زوج پر جیسا کہ پینے کے پانی کی قیمت اُس پر واجب ہے لیکن
وضو کے پانی کی سب کے نزدیک زوج پر قیمت واجب ہے اور قیمت
حیض کے غسل کے پانی کی اگر حیض منقطع ہو گیا ہو دس دن سے
کم میں تو زوج پر ہے ورنہ عورت پر

جو چیزیں غسل کو توڑ دیتی ہیں اور پھر غسل واجب ہوتا ہے
چار ہیں۔ انزال منی کا لذت سے خواہ ہو چاہے سوتے میں قُبل
یا دبر میں اور حیض اور نفاس کا انقطاع۔ منی وہی پانی ہے
جس سے لڑکا پیدا ہو سکتا ہے عورت اور مرد دونوں کے نکلتا ہے
امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ شرط ہے کہ شہوت سے کود کر نکلے۔
اور امام ابو حنیفہ اور امام محمد کہتے ہیں کہ اسکا خروج بھی اگر جسم
بلا دفق کے ہو سبب غسل کا ہے فتوی اسی پر ہے۔

مسئلہ (۱) اگر احتلام ہو کسی کو یا دیکھا اُسنے کسی عورت کو

بشہوت اور جدا ہوئی منی شہوت سے لیکن جب وہ نکلنے کے قریب پہونچی تو اُس شخص نے مُنہ کو ذکر کے مضبوط باندھ لیا یہانتک کہ شہوت اُسکی جاتی رہی پھر چھوڑ دیا اُسنے پھر منی نکلی بغیر شہوت کے امام محمد اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک غسل واجب ہوگا اور امام ابویوسف کے نزدیک واجب نہوگا۔

مسئلہ (۲) اگر کسی شخص کو انزال ہوا اور وہ نہایا پھر بعد نہانے کے پیشاب کیا اُسنے تو کچھ منی نکلی طرفین کے نزدیک غسل واجب ہوگا۔

مسئلہ (۳) اگر کوئی جاگا اور اُسنے دیکھا کہ ذکر پر یا ران پر کچھ تری ہو اور احتلام اُسکو نہین یاد ہی تو اگر ذکر اُسکا سونے کے قبل منتشر تھا تو غسل اُسپر نہین مگر یہ کہ یقین کرے کہ یہ منی ہی اگر ساکن تھا قبل سونے کے تو اُسپر غسل ہے خجندی بین ہے اگر منی ہے واجب ہوگا غسل بالاتفاق اور اگر مذی ہے واجب ہوگا غسل نزدیک امام محمد اور امام اعظم کے برابر ہے کہ اُسکو احتلام یاد ہو یا نہو اور ابویوسف کہتے ہین نہین واجب ہوگا

جبتک نہ یقین کرے احتلام کو
مسئلہ (۴) خروج مذی کا کہ باعث کے وقت نکلتی ہی
اور ودی کہ پانی سفید بعد پیشاب کے نکلتا ہے اور احتلام
کہ انزال منی کا اسمین نہو اور نہ داغ دکھائی دیا ہو موجب
غسل نہیں ہے غیبوبت حشفہ قبل مین ہو یا دبر مین یعنی سر
ذکر کا وہ کھال جو بعد ختنہ کرنے کے اونچی سی ہو جاتی ہے اسکا
غائب ہو جانا پیشاب کے مقام مین عورت کے ہو یا پاخانہ کے
مقام مین مرد اور عورت کے ہو دونوں پر غسل واجب ہوتا ہے۔
مسئلہ (۵) اگر کوئی شخص ایسا ہو جسکا ذکر بقدر حشفہ کٹ گیا
تو اسکو جب اتنی مقدار ذکر کی داخل ہو غسل کرنا فرض ہوگا۔
حیض وہ خون ہے جسکو عادۃً رحم عورت کا پھینکتا ہے کم سے کم
مدت اسکی تین شبانہ روز ہین اور اکثر مدت اسکی دس روز ہین
اور باقی ایام حیض مین حیض کا حکم رکھتی ہے۔
مسئلہ (۶) اگر کسی عورت کو تین دن حیض کا خون آیا
پھر بند ہو گیا دسوین روز پھر خون آیا وہ سب ملا کے دس روز کا

حیض کے ہیں اور اب اسکے بعد اگر خون آئے تو وہ حیض نہیں ہے
نفاس وہ خون ہے جو بعد ولادت کے جاری ہوتا ہو اقل مدت
اسکی کوئی مقرر نہیں کسی عورت کو لحظہ بھر آتا ہے اکثر مدت اسکی
چالیس روز ہیں اور بعد مدت حیض و نفاس کے جو خون دیکھے
وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے اسکا حکم آگے بیان ہوتا ہے۔
جنب و حائضہ اور نفسا مسجد میں نہ جائیں اور کلام اللہ نہ چھوئیں
اور کلام اللہ نہ پڑھیں اور طواف کعبہ نہ کریں اور حائضہ اور نفساء
صحبت نہ کریں اور روزہ ایام حیض و نفاس میں نہ رکھیں قضا کریں
اور نماز نہ پڑھیں نہ قضا کریں۔
مسئلہ (۱) استحاضہ وہ خون ہے جو بعد مدت حیض و نفاس
کے آتا ہے اسمیں اور نکسیر میں کوئی فرق نہیں وضو کرے اور نماز
پڑھے اسیطرح ودی اور مذی وغیرہ ہے۔
فائدہ۔ چار غسل فرض ہیں (۱) وہ غسل جو فاعل و مفعول
دونوں پر واجب ہو حشفہ کے قبل یا دبر میں داخل کرنے کی وجہ سے
خواہ انزال ہو یا نہو (۲) اس انزال سے جو بوجہ شہوت کے

کسی وجہ سے ہو خواہ جانور کے ساتھ وطی کی ہو یا زلق نکلا ہو یا میت
کے ساتھ وطی کی ہو یا بوجہ احتلام کے انزال ہوا ہو یا بوجہ بوسے کے
یا چھونے کے بشہوت انزال ہوا ہو تو غسل واجب ہے ورنہ
ان صورتوں میں غسل فرض نہیں ہے (۳) غسل حیض (۴) غسل
نفاس - چار غسل سنت ہیں غسل جمعہ غسل عیدین کا غسل
احرام کا غسل عرفہ کا دو غسل واجب ہیں غسل میت کا
اور غسل اس شخص کا جو بحالت جنابت میں اسلام لایا ہو لیکن
ان دونوں کو شرح نے فرض میں شمار کیا ہے
غسل مستحب بہت ہیں جیسے غسل کافر اور کافرہ کا جو کہ مسلمان
ہوں اور لڑکی اور لڑکے کا جبکہ سن بلوغ کو پہنچیں اور
مجنون جبکہ اچھا ہو

احکام نجاست کے دور کرنے کے

نجاست خواہ بدن پر ہو یا کپڑے پر یا پانی یا ایسی چیزوں سے
دور کی جائے جن سے ازالہ نجاست کا ہو سکتا ہے جیسے گلاب وغیرہ
بقدر ایک درہم کے یعنی کف دست کے برابر نجاست غلیظہ

عفو ہی نجاست غلیظہ جیسے پیشاب و پاخانہ اور خون اور شراب
اور مرغی کا غلیظ اور ان جانوروں کا پیشاب و گوشت جو کھائے
نہیں جاتے ہیں اور گوبر اور لید وغیرہ اور بیچ جانے نجاست خفیفہ کے عفو
نجاست خفیفہ جیسے جانوروں کا پیشاب جو کھائے جاتے ہیں اور
گھوڑے کا پیشاب اور اڑنے والے پرندوں کا پیشاب اور گوشت
جو کھائے نہیں جاتے ہیں اور بچھلی کا خون اور گدھے اور خچر
کا لعاب دہن اور پیشاب کی اتنی باریک چھینٹیں جیسے
سوئی کے ناکے کے برابر ہون جو نجاست جسم رکھتی ہے وہ
اُس جسم کے دور کرنے سے پاک ہوتی ہو اور غیر جسم تین تین
مرتبہ دھونے سے پاک ہوتی ہے-

جائز ہی غسل اور وضو برسات کے پانی سے اور چشمہ اور دریا کے
پانی سے اگر تغیر دے اسکو پاک چیز یعنی رنگ یا بو یا مزہ بدل جائے
پانی نجس ہو جاتا ہی نجس چیز کے گرنے سے اگر وہ دہ در دہ یا جاری نہو
کنوین کا پانی بھی نجاست گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہی کنوین کا
پورا پانی نکالا جائے اگر کوئی نجس چیز گری ہو یا آدمی یا کتا

یا بکری یا بھینس گر کے مری ہو اگرچہ نہ پھولی نہ پھٹی ہو اور اگر
چھوٹے جانور گرے ہوں مثل چوہے وغیرہ کے اور پھول جائیں اور
پھٹ جائیں تو بھی پورا کنواں اُچھالا جاوے اگر مرغ یا کبوتر یا بلی
کے برابر جانور مرے اور پھٹے نہ پھولے تو چالیس ڈول نکالے
جائیں اگر چوہا یا چڑیا وغیرہ گر کے مر جاوے اور پھولی پھٹی
نہوں تو بیس سے تیس تک ڈول متوسط کے نکالے جائیں گے۔

احکام تیمم

تیمم قائم مقام غسل کے ہے اگر غسل کی نیت ہو اور وضو کے
قائم مقام ہے اگر وضو کی نیت ہو۔

تیمم کے تین رکن ہیں پاک مٹی کو ایک بار یا ان چیزوں پر جو
زمین سے پیدا ہوتی ہیں ہاتھ مارنا اور منہ پر ہاتھ تھوڑا سا
ہاتھ کا پھیر لینا پھر دوبارہ ہاتھ مارنا اور کہنی سمیت دونوں
ہاتھوں پر دونوں کا پھیر لینا اور نیت کرنا بھی فرض ہے تیمم اگر غسل
کے عوض ہو جو چیزیں غسل کو توڑتی ہیں ان سے یہ بھی ٹوٹ جاتا ہے
اور اگر وضو کے عوض ہو تو نواقض وضو اسکو توڑ دیتے ہیں۔

تیمم اسی وقت جائز ہی جبکہ قدرت پانی پر نہو اگر پانی پر قادر ہو گیا
تب بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہی۔
قدرت پانی پر نہو جیسے وہ شخص بقدر ایک میل کے پانی سے
دور ہو میل چار ہزار گز شرعی کا ہوتا ہی اور شرعی گز چوبیس انگل کا ہوتا ہی
یا خوف ہو مرض کے پیدا ہوئے یا بڑھجانے کا یا خوف ہو عدو کا
یا خوف ہو تشنگی کا کہ اسکے پاس پانی صرف پینے کا ہی یا ڈول اور
رسی پاس نہین ہی نہ کوئی پانی دیتا ہی نہ ڈول اور رسی دیتا ہی۔

احکام موزہ پر مسح کرنے کے

اگر موزہ طہارت کامل یعنی باوضو ہونیکی حالت مین پہنا گیا ہو تو
پھر وضو کے وقت پھر مسح کرلینا کافی ہی غسل کے لیے اُتارنا چاہیے
مسافر کو مسح کرنے کے وقت سے تین شبانہ روز اور مقیم کو ایک
شبانہ روز موزہ پر مسح کرنا جائز ہی۔
طریقہ مسح کا موزہ پر یہ ہی کہ ہاتھ کو تر کرکے انگلیون سے پاؤن کی
پنڈلی تک موزہ پر خطوط کھینچے۔
اگر بقدر تین انگل پیر کی چھنگلیا کے موزہ پھٹ گیا ہو تو اُسپر

مسح کرنا جائز نہیں ہے

جو چیزیں وضو کو توڑتی ہیں موزہ کے مسح کو بھی توڑتی ہیں نیز
اگر موزہ کی مدت ختم ہوگئی ہے تو پھر مسح اُسپر جائز نہیں پیر کا
دھونا ضرور ہے مسح کرنا پٹی اور کھپچی پر جو چوٹ اور زخم وغیرہ
پر باندھی جاتی ہیں جائز ہے

مدت اُسکی چوٹ اور زخم وغیرہ کا اچھا ہو جانا ہے

نماز کی دوسری شرط

شرمگاہ کا پردہ کرنا یعنی ڈھانپ لینا شرمگاہ کو ایسے کپڑے
سے کہ جس سے اسکے نیچے کی چیز دکھائی نہیں دیتی ہو

مسئلہ (۱) اگر کسی شخص نے نماز پڑھی ایسے کپڑے میں جسکے
نیچے جلد دکھائی دیتی ہے نماز اُسکی نہ ہوگی جیسے جالی یا ململ وغیرہ

مسئلہ (۲) اگر کسی نے نماز پڑھی اندھیرے گھر میں ننگا
اور اُسکے پاس کپڑے پاک ہیں نماز اُسکی نہ ہوگی

مسئلہ (۳) اگر کسی نے نماز پڑھی پانی میں ننگے اگر پانی
میلا ہے نیچے کی چیز دکھائی نہیں دیتی نماز ہو جائیگی اگر صاف

پانی سے نماز ہوگی۔

مسئلہ (۴) مرد کے لئے مکروہ ہی نماز پڑھنا ریشم کے کپڑے پہنکر اور ریشم کے کپڑے کے اوپر بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر کسی نے نماز پڑھی نماز ہوجائیگی۔ جیسے کسی نے نماز پڑھی غصب کے کپڑے پر یا غصب کی زمین پر یا وضو کیا غصب کے پانی سے نماز ہوجائیگی۔

شرمگاہ مرد کی ناف کے نیچے سے گھٹنا تک ہے اور آزاد عورت کا کل جسم شرمگاہ ہی مگر اوسکا منہ اور ہتھیلیاں (ستر نہیں ہیں) امام قدوری کی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ عورت کے قدم بھی عورت (داخل ستر) ہیں اور ہدایہ میں ہی کہ صحیح یہ ہی کہ وہ عورت نہیں ہی اور کہا گیا ہی کہ صحیح یہ ہی کہ قدم عورت کے ستر میں داخل ہیں دیکھنے اور چھونے کے اعتبار سے اور نماز اور چلنے کے اعتبار سے ستر نہیں ہیں۔

ہتھیلی سے مراد باطن اُسکا ہی لیکن ظاہر ہتھیلی کا شرمگاہ ہے اور لونڈی کے حق میں شرمگاہ وہی ہی جو مرد کی ہی لیکن

پیٹ اور پیٹھ اُسکی شرمگاہ میں داخل ہے اور حکم خنثی کا حکم عورت
کا ہے اگر خنثی غلام ہے تو حکم اُسکا لونڈی کا ہے

شرمگاہ کی دو قسمیں ہیں غلیظہ جیسے قبل یا دبر اور خفیفہ اسکے سوا
ستر کا کم کھلجانا نماز کے ادا کا مانع نہیں لیکن زیادہ کھلجانا مانع ہے
مانع کی حد چوتھائی عضو کا کھلجانا ہے تو اگر کم ربع سے کھل گیا
نماز نہ ٹوٹیگی ایسے ہی اگر اتنا متفرق کھلا ہے کہ اگر سب جمع کیا جائے
تو ربع عضو ہو جائے تو یہ بھی امام محمد اور امام ابوحنیفہ کے
نزدیک مانع ہے لیکن نزدیک امام ابو یوسف کے نصف عضو
مانع ہے اگر نصف یا زیادہ نصف سے کھلا تو اُنکے نزدیک مانع ہے
ورنہ نہیں ہے اور عضو جیسے پیٹ ران پنڈلی سر لٹکتے ہوئے بال
سر سے عورت کے یہانتک کہ اگر کھلجاوے کوئی چوتھائی تو نماز
مانع ہو جائیگا اور ذکر تنہا اور انثیین تنہا اور دبر تنہا اور ہر ایک
چوتڑ کی تنہا ایک ایک عضو کا حکم رکھتی ہیں اور چھاتیاں عورت
کی اگر سینے پر اٹھی ہیں تو سینہ میں شامل ہیں اور اگر لٹک
گئی ہیں تو تنہا خود ایک عضو ہیں چوتھائی کھلجانے میں

شرمگاہ غلیظہ اور خفیفہ دونون یکسان ہین۔

مسئلہ (۱) اگر کسی عورت نے نماز پڑھی اور اُسکی چوتھائی پنڈلی کھلی ہوئی ہی تو نماز دُہرائے امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اگرچہ چوتھائی کان عورت کا کھل گیا ہی تو اُسکی نماز نہوگی۔

فائدہ۔ تمرتاشی نے کہا ہی ہر عضو عورت کا شرمگاہ جب اُس کے بدن سے کاٹ لیا جائے تو اُسکی طرف دیکھنا جائز ہے یا نہین اور اسمین دو روایتین ہین ایک یہ کہ اسکی طرف دیکھنا جائز ہی کہ وہ مثل تھوک اور خون کے ہی دوسرے یہ کہ نہین جائز ہی یہی روایت اصح ہی۔ ایسا ہی حکم ذکر کا ہی جب کاٹ لیا گیا ہو اور جھانٹین جبکہ مونڈ ڈالی گئی ہون اصح یہ ہی کہ دیکھنا نہین جائز ہی اور کہتے ہین کہ جائز ہی اس وجہ سے کہ جب جدا ہوگیا بدن سے انسان کے حرمت اُسکی جاتی رہی۔

مسئلہ (۲) اگر لونڈی نماز پڑھنے مین آزاد کردیگئی تو اُسکی نماز ہوجائیگی اگرچہ وہ پردہ آزاد عورت کا نہین کیے ہو بخلاف ننگے کے اگر نماز کی حالت مین اسکو کپڑا ملجائے تو اُس کی نماز

جاتی رہیگی پھر اگر کپڑا لینے تین قدم یا اُس سے کم چلا تو نماز
فاسد نہوگی اگر اس سے زیادہ چلا نماز فاسد ہو جائیگی۔

مسئلہ (۳) اگر کوئی شخص ایسی چیز بن نہ پائے جس سے
نجاست کپڑے کی دور کرے تو اُسی کپڑے سے نماز پڑھے اور
دُہرانا ضروری نہین ہے اور یہ دو وجہون کے ہے اگر چوتھائی یا زیادہ
چوتھائی سے کپڑا طاہر ہے نماز پڑھے اُسی کپڑے مین اگر ننگے
نماز پڑھے نماز نہوگی اور اگر کم چوتھائی سے پاک ہے امام محمد کے
نزدیک یہی حکم ہے نہین جائز ہے اُسکو ننگے نماز پڑھنا اور نزدیک
صاحبین کے اُسکو اختیار ہے نماز پڑھے ننگا یا اُس کپڑے میں اور ایسے
کپڑے کو پہنے نماز پڑھے تو یہ افضل ہے۔

مسئلہ (۴) جو شخص کسی کپڑے پر خواہ ریشم کا ہو یا کسی
چیز کا ہو نہ قادر ہو تو ننگا بیٹھکر نماز پڑھے اس طرح کہ اشارہ
کرے رکوع اور سجدہ کا اگر کھڑے کھڑے نماز پڑھے نماز ہو جائیگی
لیکن اول صورت افضل ہے

مسئلہ (۵) اگر دو شخص ایک کپڑے دونون طرفون سے

ڈھانپے ہوئے نماز پڑھتے ہین دونون کی نماز ہوجائیگی ایسے ہی
اگر کوئی نماز پڑھتا ہو اور ایک طرف اپنے کپڑے کا کسی سوتے
ہوئے پر ڈالدے تو نماز اسکی ہوجائیگی۔

نماز کی تیسری شرط

نیت کرنا یعنے علم پہلے ہوجائے جو کام کرنیوالا ہی اُسکا یہ شرط ہی
قلب سے جانتا ہو اگر زبان سے ادا کرے تو سنت ہی ہاتھ
اُٹھانے اگر نماز فرض کی نیت ہو تو اُسکی تعیین کرے جزئیہ نہین
کافی ہی محض اسکی نیت کرنا کہ فرض ادا کرتا ہی کیونکہ فرض کی بہت
قسمین ہین ہان اگر نیت کرے کہ فرض اسوقت کی جائز ہے
مگر جمعہ مین نہین جائز ہی یہ اسوقت جبکہ وقت موجود ہو اُسمین
نماز پڑھے اگر وقت جاچکا اُسکے بعد اُسنے کہا کہ اسوقت کی
نماز پڑھتا ہون اور وقت جانیکا حال نہین جانتا ہی نماز نہوگی
مثلاً ظہر کے بعد وقت عصر کا ہی اگر اُسنے اُسوقت کے فرض کی نیت
کی تو اُسنے نیت کی عصر کی اور صلوۃ عصر کی نیت سے صلوۃ ظہر
نہین ادا ہوسکتی ہان اگر اُسنے نیت کی آج کے دن کے ظہر کی

اگرچہ وقت جاچکا ہے نماز ظہر کی ادا ہوجاوے گی۔ لیکن اگر نماز نفل کی ہے تو کافی ہے مطلق نیت نماز کی۔

اور اختلاف کیا گیا ہے تراویح میں اصح یہ ہے کہ نہیں جائز ہے مگر ساتھ نیت تراویح کے اور متاخرین کہتے ہیں کہ تراویح اور سنتیں مطلق نماز کی نیت سے ادا ہو جاتی ہیں مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح یا اور سنت کی خاص نیت کرے سنت میں نیت کرے سنت کی اور وتر میں نیت کرے وتر کی اور ایسی ہی عیدین میں عیدین کی۔

نماز کی چوتھی شرط

منھ کرنا قبلہ کے رخ یعنی ہندوستان سے مغرب کی طرف منھ کرنا شرط ہے۔

لہٰذا فرض یا نفل نمازیں یا سجدۂ تلاوت یا صلوٰۃ جنازہ قبلہ کے علاوہ کسی دوسری طرف رخ کرکے پڑھنا جائز نہیں ہے اور اگر کسی نے بہ ارادہ جان بوجھ کے بے عذر غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھی تو کافر ہوگا مگر جبکہ عدو کا خوف ہو یا درندونکا یا لٹیرونکا تو غیر سمت

قبلہ پر نماز درست ہو اسی طرح جو شخص کسی پٹرے پر دریا میں بہا جاتا ہو اور اُسکو خوف ہو کہ اگر رخ قبلہ کی جانب کریگا تو گر پڑیگا یا جو مریض قبلہ کی طرف نہیں پھر سکتا یا پھر سکتا ہے لیکن مرض کے بڑھجانیکا خوف ہو تو ایسے شخصون کو غیر سمت قبلہ پر نماز پڑھنا جائز ہی۔

اگر قبلہ کا رخ مشتبہ ہو اور کوئی موجود بھی نہیں ہی کہ جس سے پوچھے تو سمت قبلہ مین اجتہاد کرے اور اُسی طرف نماز پڑھے

مسئلہ اگر کسی شخص کا اجتہاد کسی ایک طرف نہیں دارہ ہوتا ہی تو بعض لوگون کے نزدیک نماز مین تاخیر کرے اور بعضون کے نزدیک چارون طرف نماز پڑھے۔

مسئلہ سمت قبلہ نامعلوم ہونے کی صورت مین دوسرے شخص سے پوچھ لینا واجب ہی اور اگر اُسنے نہ پوچھا تو نماز نہوگی۔ اور اگر بعد نماز پڑھنے کے اُسکو معلوم ہوا کہ غلط رخ پر نماز پڑھی تو نماز نہ دُہرائے اور اگر اندر نماز کے اُسکو معلوم ہوا کہ غلطی ہوئی تو نماز ہی مین رو بقبلہ ہو جائے اور اُسی نماز کو پورا کرے۔

مسئلہ اگر کسی نے نماز پڑھی تحری یعنے غور سے اور قبلہ کی طرف ہے لیکن پوچھا نہیں اُس شخص سے جو موجود ہو تو اسکی نماز امام ابی یوسف کے علاوہ کسی امام کے نزدیک نہوگی۔

مسئلہ اگر کسی نے تحری کی اور ایک طرف اُسکے ذہن کو سبقت ہوی پھر بھی اُسنے اُسکے خلاف رخ کر کے نماز پڑھی تو اُسکی نماز نہوگی۔

نماز کی پانچوین شرط

اوقات نماز مین نماز پڑھنا (۵) اول وقت فجر کا وہ وقت ہے کہ روشنی پھیلتی ہوی اُفق سے نکلے جسکو عرف مین صبح صادق کہتے ہین اور آخر وقت اُسکا آفتاب کے طلوع ہونے تک ہے تاخیر کرنا فجر مین مستحب ہے اسقدر کہ اگر یہ شخص نماز پڑھ چکے اور اُسکو ظاہر ہو کہ مین نجس تھا یا بغیر وضو تھا تو پھر وضو کرکے اور پاک ہو کے اچھی طرح سے نماز پڑھے۔

(وقت ظہر) اول وقت ظہر وہ ہے جبکہ آفتاب ڈھل جائے اور آخر وقت ظہر جبکہ سوائے سایۂ زوال کے ہر چیز کا دوہرا

ہو جائے اور مستحب وقت جاڑوں میں جلدی کرنا اور گرمی میں تاخیر کرنا گرمی میں تاخیر کرنا اتنی دیر تک کہ سایہ ہر شے کا سوائے سایہ زوال کے ایک مثل ہو جائے مستحب ہے بشرطیکہ نماز جماعت سے مسجد میں پڑھی جائے اور ملک گرم ہو اور بہت شدید گرمی ہو۔
اول وقت عصر کا بعد وقت ظہر کے ہے اور آخر اسکا جبکہ غروب ہو جائے آفتاب اور مستحب وقت اسکا تاخیر کرنا نماز میں جبتک نہ آفتاب متغیر ہو یعنی آنکھیں آفتاب کی سہار اچھی طرح سے کرلیں اور مکروہ وقت بعد زرد ہو جانے آفتاب کے ہے۔
مسئلہ اگر کسی نے نماز فجر پڑھی اور اسکی دوسری رکعت میں آفتاب نکل آیا نماز اسکی ٹوٹ جائیگی اور اگر نماز عصر کی چوتھی رکعت میں آفتاب غروب ہو گیا نماز اسکی ہو جائیگی۔
اول وقت مغرب کا جبکہ آفتاب غروب ہو جائے آخر اسکا جبکہ سفید شفق غروب ہو اور مستحب تعجیل ہے۔
اول وقت عشا کا جب مغرب کا وقت نہ رہے اور آخر اسکا فجر کے وقت تک ہے تاخیر عشا کی تہائی رات تک گرمی میں

مستحب ہی اور جاڑون مین جلدی اور تاخیر نصف رات تک
مباح ہی اور بعد نصف کے مکروہ ہی
اول وقت وتر کا بعد نماز عشا کے ہی اور آخر اُسکا جبتک فجر
طلوع نہ کرے اور مستحب ہے وتر تہجد کے بعد پڑھنا اگر وثوق
پورے طور سے تہجد کے واسطے اُٹھنے کا نہو تو عشا کے ساتھہی پڑھ لینا بہتر ہے
اول وقت تہجد کا بعد نصف لیل کے ہی اور آخر اسکا فجر کے طلوع
ہونے تک ہی اور مستحب وقت اُسکا تہائی رات جب باقی رہجائے

فرائض نماز کے چھہ ہین

تکبیر تحریمہ کی ۱۱ گویا کہ مثل گھر کے دروازہ کے ہی امام محمد رحمۃ اللہ
کے نزدیک فرض ہی اور امام ابو یوسف اور امام اعظم رح
کے نزدیک شرط ہی
فائدہ اختلاف مین یہ ہی کہ اگر فاسد ہوجائے فریضہ تو نماز
نفل ہوجاتی ہی نزدیک طرفین کے اور امام محمد کے نزدیک
نفل نہین ہوتی ہی اور اگر کسی نے ظہر کا تحریمہ کیا قبل زوال
کے اور بعد اُسکے زوال ہوگیا تو طرفین کے نزدیک نماز ہوجاویگی

اور امام محمد کے نزدیک نہوگی۔

قیام (۲) کھڑا ہو فرض نمازین و تین وتر کی رکعتون مین اور حد کھڑے ہونیکی یہ ہے کہ اگر ہاتھ اپنے پھیلاے تو گھٹنے تک پہونچین

مسئلہ بے عذر ایک پیر پر کھڑے ہونا مکروہ ہے نماز ہوجائیگی اور اگر عذر سے ہو تو نماز مین کراہت بھی نہوگی۔

قرأۃ (۳) قرآن شریف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبرئیل علیہ السلام لیکر نازل ہوے اور ہم تک متواتر آ پہونچا اسکا پڑھنا۔

رکوع (۴) جھکنا اور پاؤن کے گھٹنے پر ہاتھ رکھ لینا۔

سجدہ (۵) ناک اور پیشانی زمین پر رکھنا۔

قعدۂ اخیرہ (۶) آخر رکعت مین بعد سجدون کے بیٹھنا بقدر اسکے کہ التحیات عبدہ ورسولہ تک پڑھ لے۔

مسئلہ اگر کوئی مقتدی التحیات عبدہ ورسولہ تک پڑھ چکا اور اُسنے سلام پھیر دیا یا بات کرلی اور امام نہین پہونچا مقتدی کی نماز نہوگی

واجبات نماز

قرأۃ فاتحہ (۱) الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم

مالک یوم الدین تا آخر پڑھنا۔

ضم سورہ (۲) کوئی سورۃ قرآن مجید کی پڑھنا مقدار جسکی بتفصیل آگے معلوم ہوگی۔

مراعات ترتیب (۳) ترتیب کی رعایت کرنا اُن میں جو مکرر مشروع ہوئی ہیں ایک رکعت میں جیسے سجدہ۔

مسئلہ اگر کسی نے دوسرا سجدہ پہلی رکعت میں بھولے سے چھوڑ دیا اور کھڑا ہوگیا اور نماز اُسنے اپنی پوری کی پھر اُسکو یاد آیا تو واجب ہوا اُسپر کہ سجدہ چھوٹا ہوا کرے اور سجدہ سہو کرے بسبب ترک ترتیب کے تحقیق یہ ہے کہ رعایت ترتیب کی ہر اُس رکن میں کرنا چاہیئے جو نماز بھر میں بطور فرضیت کے مکرر ہوتے ہیں جیسے رکوع وغیرہ۔

قعدہ اولی (۴) بیٹھنا دوسری رکعت میں جنکی چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں

قرأۃ تشہد قعدہ اخیرہ میں (۵) آخر مرتبہ کے بیٹھنے میں التحیات کا عبدہ ورسولہ تک پڑھنا۔

قرأۃ قنوت (۶) وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کا پڑھنا

تکبیرات عید (۷) عید کی نماز میں سوائے تکبیر تحریمہ کے جو تکبیریں

زیادہ کھی جاتی ہین اُنکا کہنا۔

جہر (۸) پکار کے پڑھنا اُن نمازون مین جنمین پکار کے پڑھتے ہین جیسے فجر مغرب عشا امام کو۔

مخافتہ (۹) چپکے سے پڑھنا ظہر اور عصر مین امام و غیرہ امام کو ماسوا انکے جو ہین وہ سنن و مستحبات و آداب ہین۔

طریقہ نماز کا

جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے رو بقبلہ کھڑا ہو اور ہاتھون کو تکبیر کے ساتھ مقابل کان کی لو کے اُٹھائے یہ ہاتھ اُٹھانا سنت ہے جب کان کی لو کے مقابل ہاتھ ہو پہنچ جائین تو تکبیر کہے۔

فائدہ ہاتھ اُٹھانا نفی کرنا ہے گویا سوائے خدا کے سب کو پیٹھ پیچھے چھوڑ دیا ہاتھ سیدھا گویا آخرت ہے اور ہاتھ اُلٹا گویا دنیا ہے یا کبر اور غرور کی نفی ہے بعد نفی کے اللہ اکبر اثبات کبریائی کا ہے خدا کے لئے جیسے کلمہ شہادت مین بعد نفی کے اثبات ہے۔

مسئلہ نہین صحیح ہے تکبیر تحریمہ کی مگر کھڑے ہو کر اگر جھکے ہوئے تکبیر کہے اور قیام سے قریب ہے تحریمہ ہو جائیگا اور اگر رکوع سے

قریب ہی تو تحریمہ نہوگا۔

مسئلہ اللہ اکبر کے بدلے اللہ اجل یا اللہ اعظم
یا الرحمن اکبر کہے امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک
کافی ہی مگر جو کسی نے اکبر اور اجل یا اعظم کہا تو اجماعا
کسی کے نزدیک تحریمہ نہوگا اور اگر اللہ یا رحمن یا رب کہکر
تحریمہ کیا امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہوجائیگا اور امام محمد کہتے ہین
ضروری ہی اسم کے ساتھ کوئی صفت کا ملانا اگر کسی نے کہا لا الہ
الا اللہ یا الحمد للہ یا سبحان اللہ یا تبارک اللہ اور تحریمہ
کیا طرفین کے نزدیک ہوجائیگا اور امام ابویوسف کے نزدیک
نہوگا اگر کسی نے کہا الرحیم اکبر تحریمہ ہوجائیگا اگر کسی نے کہا
الرحیم یا بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اللهم بارک لی فی
هذا یا صرف اللهم کہا اور کچھ زیادہ نہ کیا یا اللهم اغفر لی
یا استغفر اللہ کہا تحریمہ نہوگا اللہ اکبر اللہ الاکبر اللہ کبیر
اللہ الکبیر سب یکسان ہین، اگر کسینے فارسی مین نیت باندھی یا اردو مین
اگر عربی بول سکتا ہی اچھی طرح پر نہین کافی ہی مگر جبکہ عربی نہ بول سکے

اور ہاتھ باندھے اسی طرح پر کہ ہتھیلی کو سیدھے ہاتھ کی
پشت پر اُلٹے ہاتھ کے رکھے اور تین اُنگلیان بچھاوے اور
انگوٹھا اور چھنگلیا سے کلائی مین حلقہ باندھ لے اور نیچے
ناف کے رکھے پھر پڑھے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک
اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک ۔ پھر کہے استعیذ باللہ
یا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم امام ابو حنیفہ اور امام محمد
کہتے ہین مقتدی نہ پڑھے اور امام ابو یوسف کہتے ہین سبحانک
اللھم کے پیچھے اسکو بھی پڑھے ایسی ہی عیدین مین بعد ثنا
کے قبل تکبیرات کے امام ابو یوسف کے نزدیک کہنا چاہیے
اور طرفین کے نزدیک نہین بلکہ بعد تکبیر کے وقت قرأت کے
اور ایسی ہی مسبوق جب اپنی نماز ادا کرنے لگے امام ابو یوسف
کے نزدیک اعوذ باللہ نہ پڑھے اور وہ دونون کہتے ہین پڑھے ۔
پھر کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم چپکے سے تکرار سے پڑھنا
اسکو اسمین امام ابو حنیفہ سے تین روایتین ہین امام ابو یوسف
کہتے ہین پڑھے اول مین ہر رکعت کے اور پھر اُسی رکعت مین

نہ دُہرائے اور حسن بن زیاد روایت کرتے ہین اول رکعت مین پڑھے اور سلام تک پھر نہ دُہرائے اور امام محمد روایت کرتے ہین کہ الحمد للہ پڑھے اور سورۃ پڑھنے کے ہر رکعت مین پڑھے یہ اختلاف اُن نمازون مین ہی جسمین قراۃ چپکے سے پڑھی جاتی ہو لیکن جو پکارکے پڑھی جاتی ہین تو اُن مین ایک ہی رکعت مین نہ دُہرائے اور صحیح یہ ہی کہ ہر رکعت مین ایک مرتبہ پڑھے سورہ کے لئے پھر نہ دُہرائے مگر امام محمد کے نزدیک چپکے پڑھنے والی نماز مین دُہرائے پھر الحمد للہ پڑھے پھر ولا الضالین کہہ چہ امام کے آمین اور مقتدی بھی کہے آمین چپکے سے کہنا مستحب ہو اور کوئی سورت پڑھے پھر فرض کی اول کی دو رکعتون مین اور نوافل مین الحمد للہ کے بعد یا تین آیت چھوٹی یا بڑی ایک آیت جیسے آیۃ الکرسی وغیرہ پھر تکبیر کہتا ہوا رکوع مین جائے ہاتھون کو گھٹنے پر جمائے اور اُنگلیون کو جدا جدا کسا ہوا رکھے اور پیٹھ کو برابر پھیلا دے اور سر کو نہ جھکائے نہ اُٹھائے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ پیٹھ ایسا سیدھا رکھتے تھے

کہ بھر اکٹورا پانی کا رکھدیا جاتا تو چھلکتا تک نہین تھا۔

مسئلہ اگر کوئی امام تک پہونچا اور امام رکوع مین تھا اور اُسنے تکبیر تحریمہ کی کی رکوع مین جانے نہین پایا تھا کہ امام کھڑا ہوگیا یہ رکعت اُسکو نہین ملی اُسکو ادا کریگا اگر جھکے جھکے تکبیر تحریمہ کی تو نماز فاسد ہوگی پھر رکوع مین سبحان ربی العظیم کم سے کم تین مرتبہ اور سات بار جماعت مین امام کو پڑھنا افضل ہے

مسئلہ اگر امام رکوع مین تھا اور اُسنے آواز جوتے کی سُنی کہا امام ابو حنیفہ نے انتظار کرے اگر بیخوف ہی ریا سے اور کہا امام محمد نے نہ انتظار کرے زجراً تاخیر جماعت پر کہا بعضون نے اگر آنے والا مالدار ہو انتظار نہ کرے اور اگر آنے والا فقیر ہو انتظار کرے اور بعضے کہتے ہین اگر آنے والے کی عادت ہی جماعت مین شریک ہونے کی اور مسجد مین آنے کی تو انتظار کرے ورنہ نہین اور کہا گیا ہی کہ اگر پہچانتا ہو آنے والے کو تو انتظار نہ کرے اور اگر نہین جانتا ہے کہ کون آیا اگر انتظار کرے تو کرسکتا ہی پھر سر اُٹھاے اور کہے سمع اللہ لمن حمدہ یہ کھڑا ہونا طرفین کے نزدیک فرض نہین ہی

اور امام ابو یوسف کے نزدیک فرض ہے اور مقتدی ربنا لک الحمد
کہے امام احمد حنبل کے نزدیک ربنا لک الحمد کہنا چاہئیے
امام اعظم کے نزدیک امام کو ربنا لک الحمد نہ کہنا چاہیے اور
صاحبین کے نزدیک امام بھی سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد چپکے سے
ربنا لک الحمد کہے مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہے اور
تنہا پڑھنے والا دونوں کو پڑھے پھر کھڑے ہو کر سیدھے تکبیر کہے
اور سجدہ میں جاے اور تکبیر کے وقت ہاتھ نہ اٹھاے پھر سجدہ
کرتے وقت ہاتھوں کو زمین پر ٹیکے پھر دونوں کے درمیان منہ
رکھے اس طور سے کہ منہ مقابل میں کانوں کے ہو جاوے اور
انگلیاں قبلہ کے رخ ہونا چاہییں ناک اور پیشانی دونوں پر
سجدہ کرنا سنت ہے

اگر کسی نے پیشانی رکھی اور بعذر ناک نہ رکھی جائز ہے اور
ایسے ہی اگر کسی نے بعذر پیشانی نہ رکھی اور ناک صرف رکھی جائز ہے
اگر پیشانی کے رکھنے میں کوئی عذر نہ ہو تو صاحبین کے نزدیک صرف
ناک پر سجدہ کرنا جائز نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے مگر مکروہ ہے

اگر کسی نے گال پر سجدہ کیا سجدہ نہوگا اگر عذر ہے تو اشارہ کرے اور پاؤن زمین پر رکھنا ہمارے نزدیک فرض نہین ہی البتہ تو اندر سجود مین یہ شرط ہی کہ قدم نہ اٹھین اگر وہ دونون اٹھ جائین حالت سجدہ مین تو سجدہ نہوگا اگر اسمین سے ایک مرتبہ ایک اٹھا سجدہ کراہت کے ساتھ ہوجائیگا۔

اگر سطح سجدہ سطح قدمین سے بارہ انگل اونچی ہو تو اُسپر سجدہ درست نہین ہی مثلاً تخت یا اونچی دوکان کے باہر کھڑے ہوکر تخت یا دوکان پر سجدہ کرنے سے سجدہ نہین ہوتا ہی۔

مسئلہ اگر کسی نے پرائے زانو پر سجدہ کیا تو نہین جائز ہی۔

نوٹ فتویٰ امام ابو یوسف کے قول پر ہی کہ صرف زانو پر سجدہ نہین ہوسکتا ہی۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے ایسی چیز پر سجدہ کیا جسمین سختی زمین کی نہین پائی جاتی جیسے سوکھی گھاس یا لحاف وغیرہ پر سجدہ نہوگا اور اگر سختی محسوس ہو یا خود سخت ہوجائے تو سجدہ جائز ہی۔ گاڑی کے پینچ اور گیہون اور دھان پر سجدہ جائز ہی۔

مسئلہ اگر کسی نے اپنی آستین نجس مقام پر پھیلا دی
اور آستین پر سجدہ کیا سجدہ نہین جائز ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے موضع سجدہ پر زیادہ کپڑا ڈال لیا۔
اگر کسی اذیت کے دفع کرنے کے لیے ہو تو اس پر سجدہ جائز ہے
ورنہ مکروہ ہی اجماعاً مرد اپنی پنڈلیون اور رانون اور بازوؤن
اور پیٹ کو حالت سجدہ مین الگ رکھے اور عورت رانون کو
پیٹ سے ملادے اور پاؤن کی انگلیون کو حالت سجدہ مین
قبلہ کی رخ کردے پھر سجدہ مین سبحان ربی الاعلی کم سے کم
تین مرتبہ پڑھے امام کے لئے یہ بہتر ہی کہ پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ
پڑھے تاکہ تین مرتبہ تک مقتدی پہونچ جائے۔

مسئلہ اگر مقتدی تین مرتبہ نہ کہہ سکے اور امام نے سجدہ سے
سر اٹھایا مقتدی کو چاہیے کہ امام کے ساتھ اٹھے اور تسبیح چھوڑ دے
پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور تکبیر کہے اور اطمینان سے بیٹھے ہمارے
یہان اس جگہ کوئی ذکر مسنون نہین دونون سجدون کے درمیان
اتنی دیر بیٹھنا ضروری ہی جو قریب بیٹھنے کے ہو جائے اور اگر اتنا

اُٹھا رہا کہ قریب سجدہ کے ہو تو گویا اُسنے سجدہ مین تجدہ کیا۔
پھر تکبیر کے اور سجدہ مثل سجدۂ اولی کے کرے پھر سجدہ سے اُٹھے اور
ہاتھون کو قدمون پر ٹیک دیتا ہوا کھڑا ہو لیکن زمین پر نہ ٹیک دے
اور دونون سجدون کے بعد بیٹھے نہین یعنی جلسۂ استراحت نکرے
بلکہ فوراً کھڑا ہو جانا چاہیئے۔
اور دوسری رکعت مین سوا ہاتھ اُٹھانے اور سبحانک اللھم پڑھنے
اور اعوذ باللہ پڑھنے کی سب وہ کرے جو پہلی رکعت مین کیا ہی۔
پھر دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اُٹھائے اور اس طرح
بیٹھے کہ اُلٹے پاؤن کو بچھا کر اُسپر بیٹھے اور سیدھے قدم کو کھڑا رکھے
اور سب اُنگلیان قبلے کے رخ رکھے اور ہاتھون کو رانون پر پھیلا دے۔
مسئلہ یہ قعدہ واجب ہی اگر بھولکر کوئی چھوڑ گیا ہو تو اُسکو
سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ پھر التحیات پڑھے التحیات کا پڑھنا بھی واجب ہی
جب اشہد ان لا الہ پر پہونچے تو سیدھے ہاتھ کی چھنگلیا اور
اُسکے پاس والی اُنگلی بند کرے اور انگوٹھے اور بیچ کی اُنگلی سے
حلقہ باندھے اور کلمہ کی اُنگلی کو اُٹھائے اور الا اللہ پر انگشت شہادت رکھدے

اور جو التحیات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اُسکا
پڑھنا اولیٰ ہے اور وہ یہ ہے التحیات للہ والصلوات والطیبات
السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا
وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان
محمداً عبدہ ورسولہ۔ اسکے پڑھنے کے بعد کچھ نہ پڑھے بلکہ تیسری
رکعت کے لیئے تکبیر کہکر کھڑا ہو جاوے۔

مسئلہ اگر کسی نے عمداً التحیات پر زیادتی کی تو کروہ ہے
اور اگر بھولے سے زیادتی کی سجدۂ سہو لازم ہوگا۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک حرف کا زیادہ کرنا بھی زیادتی میں
داخل ہے اور بعض لوگوں نے اللّٰھم صل علی محمد کہنے کو اور
بعضوں نے ال محمد بھی کہنے کو زیادتی میں داخل کیا ہے جو
موجب سجدۂ سہو کا ہے۔

مسئلہ اگر کوئی آخر نماز میں آملا اُسکو مختار ہے کہ تشہد
اور درود پڑھے اور دعا مانگے۔ اور بعضوں کے نزدیک التحیات کی تکرار تشہد
تک کرے اور بعضوں کے نزدیک دعا بھی مانگے اور بعضوں نے کہا ہے کہ التحیات پر کچھ زیادہ نکرے

مسئلہ اگر کسی پر سجدۂ سہو ہو تو التحیات تشہد تک پڑھ کر
سجدہ کرے اور پھر التحیات کے ساتھ درود وغیرہ پڑھے۔
پچھلی آخری دونوں رکعتوں میں صرف الحمد للہ پڑھے اگر الحمد للہ
بھول گیا صحیح یہ ہے کہ سجدہ سہو واجب ہوگا لیکن الحمد للہ
و سورۃ کی مقدار سے زائد پڑھنا مکروہ ہے
پھر بیٹھے دوسرے قعدہ میں اخیر فرض ہی اور تشہد پڑھے
جسکا پڑھنا بھی فرض ہے بعد اس کے درود پڑھے آنحضرت پر
درود ماثور یہ ہے اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد
کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید
اللھم بارک علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما بارکت
علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید۔ اگر درود نہ
پڑھیگا نماز اسکی ہو جاویگی۔ اور اسکے بعد دعا پڑھے قرآن
کی جیسے ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة
وقنا عذاب النار یا وہ دعا جو مسنون میں قرآن کے ہے جیسے
اللھم عافنی واعف عنی واصلح امری واصرف عنی عن کل شر

اللهم استعملنی بطاعتک وطاعة رسولک وارحمنی یا ارحم الراحمین

یا وہ دعائیں جو منقول ہیں جیسے اللھم انی اعوذ بک من عذاب

جھنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من شر

فتنة المسیح الدجال اللھم انی اعوذ بک من شر فتنة المحیی

والممات واعوذ بک من المأثم والمغرم اللھم انی

ظلمت نفسی ظلماً کثیراً ولا یغفر الذنوب الا انت

فاغفر لی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور

الرحیم اللھم لک الحمد کلہ ولک الملک کلہ وبیدک الخیر کلہ

والیک یرجع الامر کلہ اسألک من الخیر کلہ واعوذ بک

من الشر کلہ یا ذا الجلال والاکرام لیکن ایسی دعا کرنا چاہیے

جو مشابہ لوگوں سے بات چیت کرنے کے ہے جیسے اللھم اکسنی

اللھم زوجنی فلانة۔

مسئلہ اگر کسی نے ایسی دعا کی جو مشابہ کلام کے ہو نماز

فاسد نہوگی مگر نماز سے خارج ہوجائیگا۔

پھر سلام پھیرے سیدھے جانب اور کہے السلام علیکم ورحمة اللہ

لفظ وبرکاتہ نہ کہے پھر دوسری جانب سلام پھیرے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے سنت یہ ہو کہ دوسری جانب مین سلام کہنا ذرا دھیما ہو پہلی جانب سے۔

مسئلہ اگر کسی نے السلام صرف کہا کافی ہوگا مگر سنت نہ ادا ہوگی اور اگر سلام علیکم یا علیکم السلام کہا تو بھی سنت نہ ادا ہوگی

مسئلہ۔ اگر کسی نے بھولے سے یا یاد سے الٹی جانب پہلے سلام پھیرا پھر سیدھی جانب پھیرا تو دوسرا الٹی جانب نہین ضروری ہی اگر بھولے سے ایسا کیا ہو تو سجدہ سہو بھی نہین واجب ہی

مسئلہ امام سلام پھیرنے مین مقتدیون کی نیت کرے سیدھے جانب والون کی نیت سیدھے سلام مین اور اُلٹے طرف والون کی اُلٹے جانب اور محاذی کی دونون جانب اور مقتدی جس جانب سلام پھیرے اُس جانب کے لوگون کی سلام مین نیت کرے اور امام اگر مقتدی کے مقابل نہین ہو تو جس طرف وہ ہو اس طرف اُسکی بھی نیت کرے۔ اور اگر مقابل ہو تو دونون طرف اُسکی نیت کرے اور تنہا پڑھنے والا فرشتون کی نیت کرے۔

پکار کر پڑھنے اور آہستہ پڑھنے کے احکام

جہر یعنی پکار کر پڑھنے کا ادنیٰ مرتبہ یہ ہے کہ اسکا غیر سنے اور مخافتہ یعنی آہستہ پڑھنے کی ادنیٰ مقدار یہ ہے کہ اپنا جی سنے امام کو فجر میں مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعتوں میں جہر سے یعنی پکار کر قرأت کرنا چاہیے۔ اس طرح پر کہ دوسرا بھی سنے اور منفرد کو اختیار ہے چاہے پکار کے پڑھے چاہے چپکے سے پڑھے تو اگر منفرد عشا کی نماز وقت گذرنے کے بعد قضا پڑھے سو ہو تو اسکو پکار کر قرأت کرنیکا اختیار نہیں بلکہ چپکے سے قرأت کرے اور جن نمازوں میں قرأت بالکل جہر سے نہیں کی جاتی ہے ان میں بھی منفرد کو اختیار پکار کے پڑھنے کا نہیں ہے۔ اور امام جہری میں اور چپکے والی میں ادا قضائے فجر و مغرب و عشا میں پکار کے قرأت کرے اور ظہر و عصر میں اور باقی رکعات مغرب و عشا میں امام بھی چپکے سے پڑھے۔

احکام نماز وتر کے

نماز وتر نزدیک امام اعظم کے اس طور پر واجب ہے کہ

فرض سے کم اور سنت سے زیادہ مرتبہ اُسکا ہی۔ اور صاحبین کے
نزدیک سنت مؤکدہ ہی اسلیئے کہ منکر اُسکا کافر نہین ہوتا ہی۔
اذان اُسکے لیئے نہین کہی جاتی ہی۔ اور قرأت اُسکی تینون
رکعتون مین واجب ہی۔

کہا ہی یوسف بن خالد السمتی نے کہ وتر واجب ہے
یہان تک کہ اگر کسی نے اس کو چھوڑ دیا بھولے سے
یا یاد سے قضا واجب ہوگی اگرچہ مدت گذر جائے۔

سواری پر وتر کی نماز بغیر عذر کے ادا نہین کی جاسکتی ہے۔
اور بغیر نیت وتر کے وتر کی نماز جائز نہین ہی۔ اور نہین جائز ہے
وہ مگر ساتھ نیت وتر کے تو اگر یہ نماز سنت ہوتی تو ان شرائط
کی ضرورت نہ تھی اور یہی وجوب کی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا یہ قول ہی کہ ان اللہ زادکم صلوٰۃ الی صلواتکم
ألا وھی الوتر فصلوھا ما بین العشاء الی طلوع الفجر
اور امر وجوب پر دلالت کیا کرتا ہی پس لفظ صلو سے وجوب
وتر کا ثابت ہوتا ہی اور اُسکی قضا بھی واجب ہوتی ہے اس

اس نماز کے لیے اذان نہیں دیجاتی ہے واسطے کہ وہ نماز عشا
کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔ عشا کی اذان اُسکے لیے کافی ہے
چاہیے کہ ساتھ ایک سلام کے وتر کی تین رکعتیں پڑھے اُن میں فصل سلام
کے ساتھ [illegible] اور تیسری [illegible] بعد فاتحہ و سورۃ
[illegible] ہاتھ اُٹھا کر تکبیر کہے [illegible] قنوت آہستہ پڑھنا چاہیے
اگرچہ امام ہونے کی حالت میں نماز وتر کی قرأت جہر سے ہو
دعاے قنوت یہ ہے اللھم انا نستعینک و نستغفرک و نؤمن
بک و نتوکل علیک و نثنی علیک الخیر و نشکرک ولا نکفرک
و نخلع و نترک من یفجرک اللھم ایاک نعبد ولک نصلی
و نسجد والیک نسعی و نحفد و نرجو رحمتک و نخشی عذابک
ان عذابک بالکفار ملحق۔

بیان اُن چیزوں کا جن سے نماز مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے

نماز پڑھنے والے کو اپنے کپڑے یا اپنے بدن سے کھیلنا
یعنی ایسا فعل کرنا جس سے کوئی فائدہ نہو مکروہ ہے۔

مسئلہ اگر کسی نے منہ کا پسینا پونچھا تو وہ عمل قلیل یعنی کچھ نہیں ہے

مسئلہ اگر کسی نے کھجایا ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا کئی مرتبہ ایک ایک کے نماز فاسد نہوگی اور اگر تین مرتبہ برابر برابر کھجلایا تو نماز فاسد ہو جائیگی جب کسی نے بال اکھاڑا تین مرتبہ برابر برابر نماز فاسد ہو جائیگی۔

نماز پڑھنے والے کو سنگریزوں کا ہٹانا مکروہ ہے لیکن ایک مرتبہ جائز ہے بشرطیکہ اگر بغیر ہٹائے سجدہ جائز نہو اور اپنی حالت پر چھوڑ دینا افضل ہے نماز پڑھنے والا اپنی انگلیوں کو نہ چٹکاوے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو سر سے دونوں کی جانب پڑا ہو اور دونوں جانب اسکے ملے ہوں یا چادر کاندھے پر پڑی ہو اور دونوں آنچل اسکے ملے ہوں یا عبا کاندھے پر پڑی ہو اور آستین نہ پہنی ہو اور بالوں کو جمع کرکے گرہ نہ دے بلکہ اگر بڑے بال ہیں تو کھلے رہنے دے۔ اور نہ کسی جانب ملتفت ہو نماز میں اسطرح التفات کرنا کہ صرف منہ قبلہ سے پھر جاوے مکروہ ہے اور اگر سینہ بھی پھر گیا نماز فاسد ہو جائیگی۔

اور نہ بیٹھے کتے کی بھونک اور نہ جواب دے سلام کا زبان سے
نہ ہاتھ سے نہ سر سے نہ اشارہ سے زبان سے جواب دینا نماز کو
فاسد کر دیتا ہے اور بقیہ صورتیں مکروہ ہیں۔ اور نہ چوڑا تو بیٹھے
اُٹھ بیٹھے چوڑا تو پڑھنا جائز ہے اور نہ کھائے اور نہ پیئے اگر کھایا
اور پیا نماز باطل ہو جائیگی برابر ہے کہ بھولے سے ہو یا یاد سے

مسئلہ۔ اگر کسی کو نماز میں حدث ہو جاوے یا ضبط کرنے
کی قوت نہ رہے تو اسی وقت نماز سے پھر جاوے اور دوبارہ وضو
کرے اور نماز اپنی اسی باقی سے پوری کرے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص بعد حدث کے انتظار کرے یا کہ اس عرصہ
میں کوئی رکن ادا کر سکتا ہے نماز اسکی باطل ہو جائیگی پھر سے نماز شروع کرے

مسئلہ۔ جبکہ وہ اٹھے تو اسکو مباح ہے چلنا پانی کا نکالنا اور
پھر جانا قبلہ سے اور نجاست کا دھونا اور استنجا کرنا اگر ممکن ہو بے ستر
کھولے پاؤں طہور کرنے کے نیچے سے دھو ڈالے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے پانی ایک جگہ پایا پھر آگے بڑھ گیا اس جگہ
سے نماز اسکی فاسد ہو جائیگی۔

جاننا چاہیے کہ نماز پڑھنے والا یا منفرد ہوگا۔ یا امام یا مقتدی۔ ان میں ہر ایک کے لیے احکامات ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

منفرد یعنی اکیلا نماز پڑھنے والا اگر نماز میں محدث ہوا اور لوٹا اور اُسنے وضو کیا تو اُسکو اختیار ہو خواہ اُسی جگہ باقی نماز پڑھے جہاں اُسنے وضو کیا ہو یا اگر چاہے تو اپنی جگہ پر لوٹ آئے لوٹ آنا افضل ہو۔

مقتدی کو اگر نماز میں حدث ہوا ہو تو اُسکو چاہیے کہ وضو کرے اور اپنی جگہ پر لوٹ آئے ہاں اگر امام نماز سے فارغ ہوگیا یا امام کے اور اُس مقتدی کے درمیان کوئی حائل نہیں تو اُسکو اختیار ہو کہ جہاں اُسنے وضو کیا ہو وہیں بقیہ نماز پوری کرے۔

امام اگر نماز میں محدث ہوا ہو اور اُسنے دوسرے شخص کو اپنی جگہ پر امام بنا دیا تو وہ امام اول امامت سے خارج ہوکر مقتدی کے حکم میں ہو جائیگا اُسکا وہی حال ہوگا جو مقتدی کا بیان کیا گیا ہو۔

مسئلہ اگر امام اول نے قبل اسکے کہ امام ثانی اُسکی جگہ پر کھڑا ہو اپنی نماز فاسد کردی تو سبھوں کی نماز فاسد ہو جائیگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے کھایا یا پیا یا ایسے افعال کیے جو منافی نماز کے ہین تو وہ پھر سے نماز شروع کرے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے وضو کے لیے پانی بھرا تو وہ پھر سے نماز پڑھے مرغینانی صاحب ہدایہ کہتے ہین کہ اگر اُسکے پاس پانی نہو تو اُسکو جائز ہی کہ وہ پانی بھرلے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے پیشاب کیا یا پاخانہ پھر بعد ازان طہارت کی تو نماز کو ختم نہین کرسکتا بلکہ نماز پھر سے شروع کرے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے برتن بھرا اور اُسکو دونون ہاتھون سے اُٹھایا تو اُسی نماز کو ختم نہین کرسکتا ہی اور اگر ایک ہاتھ سے اُٹھایا ہی تو اُسی نماز کو جس مین حدث ہوا ہی ختم کرسکتا ہی۔

لیکن پھر سے شروع کرنا نماز کا اکثر مشائخ کے نزدیک افضل ہی اور کہا گیا ہی کہ منفرد کے حق مین پھر سے نماز پڑھنا مطلقاً افضل ہی۔ لیکن امام اور مقتدی اگر پھر جماعت کو پاسکتے ہین تو پھر سے شروع کرنا افضل ہی۔ اور اگر جماعت کو نہین پاسکتے ہین تو اُسی نماز کو ختم کرنا افضل ہی۔ اور اُسی کو فتاوے مین صحیح کہا ہی۔

اور کہا بعض نے اگر وقت مین گنجایش ہو تو پھر سے شروع کرنا افضل ہو ورنہ نہین۔ اور کرخی نے کہا ہو افضل یہ ہو کہ وضو کرے اور کلام کرے اور پھر سے نماز پڑھے اسلئے کہ وہ ادا کرے اپنے فرض کو بغیر اختلاف اور بغیر چلنے کے اور یہی اولی ہے

مسئلہ۔ کوئی نماز مین سو گیا اور اُسکو احتلام ہوا یا اُس نے کسی عورت کی طرف دیکھا اور اُسکو انزال ہو گیا یا مجنون ہو گیا۔ یا بیہوش ہو گیا یا قہقہہ لگایا وہ پھر سے نماز پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر بات کی کسی نے نماز مین تھوڑا یا بہت نماز جاتی رہیگی خواہ حروف حاصل ہون یا نہ حاصل ہون جیسے چلانا اور پھونکنا

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص نماز مین رویا یا آہ آہ کی اور اسکا رونا اس طرح بلند ہوا کہ اُس سے حروف پیدا ہو گئے تو اگر رونا جنت اور دوزخ کی یاد سے ہو تو کچھ حرج نہین ہو اور اگر درد یا مصیبت سے ہو تو نماز ٹوٹ جائیگی۔

امام ابی یوسف سے روایت ہے کہ حالت درد مین آہ کا نکالنا اگر ممکن ہو تو رونے یا آہ آہ وغیرہ کرنے سے نماز ٹوٹ جائیگی۔ ورنہ نہ ٹوٹیگی

اور امام محمدؒ سے مروی ہے کہ اگر مرض اُسکا خفیف ہے تو رونے یا آہ آہ وغیرہ کرنے سے نماز ٹوٹ جائیگی ورنہ نہ ٹوٹیگی۔

مسئلہ اگر کسی نے مٹی کو موضع سجدہ سے پھونکا اگر آواز سنی نہیں جاتی ہے بالاجماع نماز نہ فاسد ہوگی اگر سنی جاتی ہے تو امام ابوحنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک فاسد ہو جائیگی اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک فاسد نہ ہوگی

مسئلہ اگر کسی نے بغیر عذر یعنی بغیر بے تابی کے کھنکھارا اور اس سے حروف پیدا ہوگئے جیسے اخ اخ تو امام محمدؒ و امام اعظمؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائیگی اور اگر اضطراب مین کھنکھارا مثلاً بلغم حلق مین جمع ہوگیا تو نماز نہ فاسد ہوگی۔

مبسوط مین ہے اگر کسی نے اسواسطے کھنکھارا کہ پڑھنے مین دقت ہوتی تھی دفع ہو جائے نماز نہ فاسد ہوگی۔

مسئلہ اگر کسی نماز پڑھنے والے کی بی بی نے اُسکے بوسہ لیا اور اُسنے بی بی کے بوسہ نہین لیا نماز اُس مرد کی نہ فاسد ہوگی اگر اس مرد نے بھی بوسہ لیا نماز فاسد ہو جائیگی ایسے ہی اگر بی بی نماز پڑھ رہی ہے اور میان نے بوسہ لیا تو بی بی کی نماز نہ فاسد ہوگی

بشرطیکہ بی بی نے بوسہ نہ لیا ہو۔

مسئلہ اگر کسی نے بعد تشہد کے حدث کیا یا بالارادہ بات چیت کی یا کوئی ایسا عمل کیا جو منافی نماز کے ہے نماز تمام ہو جائیگی۔

مسئلہ اگر امام قہقہہ لگائے یا حدث عمداً کرے مقتدی بھی بے سلام کئے اٹھ سکتے ہیں اور اگر امام سلام کرے یا کلام کرے تو مقتدی کو سلام پھیرنا چاہئے۔

مسئلہ اگر تیمم کرنے والے نے نماز میں پانی دیکھا یا ایک عادل شخص نے اسکو خبر دی کہ پانی قریب ہے گو حدث بھی اسکو لاحق نہیں ہوا اور وہ پانی مباح ہے یا اپنا پانی یا دوسرے کے پاس ہے نماز فاسد ہو جائیگی۔

مسئلہ اگر تیمم کر کے نماز پڑھنے والے کو نماز میں حدث ہوا اور وہ وضو کرنے چلا اور اسنے پانی پایا نماز اسکی فاسد نہ ہوگی وضو کرے اور بنا کرے۔

مسئلہ اگر متیمم نے پانی ایک اجنبی آدمی کے پاس دیکھا اسکو نماز پوری کرنا چاہئے اور بعد کو مانگنا چاہیے اگر وہ دے تو وضو کرکے

پھر سے نماز پڑھے ورنہ نماز پہلی کافی ہے۔
جاننا چاہیے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک نمازی کو بالارادہ نماز سے باہر آنا فرض ہے اور صاحبین کے نزدیک خروج اپنے ارادہ سے فرض نہیں ہے اس قاعدہ کی بنا پر بہت سے مسئلے متفرع ہوتے ہیں انھیں سے بعض لکھے جاتے ہیں۔
مسئلہ آخری قعدہ میں بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد اگر کسی تیمم کرنیوالے نے پانی دیکھا یا خفین پر مسح کرنیکی مدت پوری ہوگئی۔ یا موزہ کو عمل قلیل سے اتار ڈالا یا ان پڑھ نے سورۃ قرآن کی یاد کرلی یا اسکو سورۃ یاد آگئی۔ یا اُسنے کسی کو پڑھتے سنا اور سورۃ یاد کرلی یا ننگے کو اُسکی ملک کا کپڑا مل گیا۔ یا نماز پڑھنے والے کو بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ اُسکے ذمہ ایک وقت کی نماز رہگئی ہے اور وہ شخص صاحب ترتیب بھی ہے اور اس نماز کا وقت بھی وسیع ہے یا قاری نے حدث کیا اور اپنا قائم مقام ایک ان پڑھ کو کیا یا نماز پڑھنے والا فجر کے قعدہ میں تھا کہ آفتاب طلوع ہوگیا یعنے قرص اسکا دکھائی دیا یا شعاع دکھائی دی یا جمعہ کی نماز پڑھ رہا تھا کہ عصر کا وقت آگیا یا کھچیوں پر مسح کرتا تھا اور وہ اچھی ہوکر گر گئیں یا لونڈی بقدر

تشہد بیٹھنے کے بعد آزاد کی گئی یا سر اسکا ننگا تھا یا استحاضہ والی کی
مرض تھی اور اچھی ہو گئی ان سب صورتوں میں نماز امام صاحب کے
نزدیک باطل ہو جائیگی اور صاحبین کے نزدیک نہیں باطل ہوگی

احکام قضا نماز کے

وقتی نماز اور قضا نماز کے ادا کرنے میں ہمارے نزدیک ترتیب شرط ہے
لیکن تین چیزوں سے ترتیب ساقط ہو جاتی ہے نماز کے وقت کی تنگی سے
قضا نماز کے بھول جانے سے چھ نمازوں کے قضا ہو جانے سے جس
شخص سے کوئی نماز چھوٹ گئی ہو اسکو چاہیے کہ وقت میں نماز کو ادا
کرے اور قضا نماز کو وقتی نماز سے پہلے پڑھے اور اگر وقت تنگ
ہو تو اولی یہ ہے کہ وقتی نماز پہلے پڑھ لے۔

مسئلہ اگر کسی نے عصر کی نماز اول وقت میں شروع کی
اور اسکو یہ یاد نہ تھا کہ اسنے ظہر کی نماز نہیں پڑھی ہے اور اسنے نماز
عصر کے قیام و قرأت وغیرہ کو اسقدر دراز کیا کہ وقت مکروہ عصر کا
آگیا پھر اسکو یاد آیا کہ اسنے ظہر کی نماز نہیں پڑھی ہے تو اسکو نماز
پوری کرنا چاہیے اور اگر اسنے نماز عصر شروع کی ایسے تنگ وقت میں

اور ایک رکعت یا دو رکعت میں آفتاب غروب ہو گیا تو قیاس
چاہتا ہے کہ نماز عصر فاسد ہو جائے لیکن استحساناً اسکو نماز عصر پوری
کرنا چاہیے پھر نماز ظہر قضا کرے اور اگر اسکو آفتاب زرد ہونے
کے بعد یاد آگیا کہ اسپر ظہر کی نماز قضا ہے تو نماز عصر کی پڑھ لے
اگر ظہر پڑھنے لگا تو جائز نہیں ہوگا۔ اور اگر اسنے عصر اول وقت میں شروع
کی اور قراءت اور قیام و سجود یہانتک دراز کیا کہ وقت مکروہ آگیا پھر یاد
آیا کہ اسکو نماز ظہر قضا ہے تو چاہیے کہ عصر ختم کر لے۔

مسئلہ اگر کسی کی دو تین نمازیں چھوٹ گئی ہیں تو ان کو
ترتیب وار ادا کرے۔ جیسے کہ یوم خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ظہر و عصر اور مغرب کی نمازیں قضا ہو گئی تھیں حضرت بلال نے
مغرب کی اذان دی اور اقامت کے بعد ظہر کی نماز ادا کی گئی پھر اقامت
کہی گئی اور عصر کی نماز ادا کی گئی پھر اقامت کہی گئی اور نماز مغرب ادا
کی گئی پھر اقامت کہی گئی اور نماز عشا پڑھی گئی۔

مسئلہ اگر چھ نمازیں قضا ہو گئی ہوں تو ترتیب نہیں واجب ہے
جسکو چاہے پہلے پڑھے اور جسکو چاہے پیچھے پڑھے۔

احکام اذان کے

اذان کے معنی اعلان کے ہیں۔ شرع میں اذان مخصوص کو کہتے ہیں پانچوں نمازوں اور جمعہ کے لیے اذان دینا سنت ہے۔ عیدین و وتر و تراویح و صلوٰۃ جنازہ و کسوف کے لیے سنت نہیں ہے۔ اذان دینے کا طریقہ یہ ہے کہ موذن رو بقبلہ ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ چار بار کہے اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دو بار اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ دو بار حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ دو بار کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے ہوئے سر داہنی طرف پھیرے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دو مرتبہ کہے اور سر بائیں جانب پھیرے اور فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دو بار کہے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو بار کہے پھر دو بار اللّٰہ اکبر کہے اور ایک بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے رو بقبلہ اذان نہ کہی اذان ہو جائیگی مگر مکروہ ہوگی۔

اقامت بھی مثل اذان کے ہے مگر اس میں بعد فلاح کے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ

بھی دو بار کہنا چاہیے اور حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ و حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ میں داہنے اور بائیں رخ کہنا چاہیے اور اذان رک رک کے کہی جائے اور اقامت سرعت سے اذان اور اقامت گا کر کہنا مکروہ ہے۔ اذان سننے والے کے لیے مستحب ہے کہ الفاظ اذان دہرائے جن میں مؤذن کی پیروی کرے اور حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہہ کر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بھی کہے۔ اذان اور اقامت سننے والے کو کوئی کام یا کلام نہ کرنا چاہیے بلکہ دونوں کا جواب دینا چاہیے۔

قضا نمازوں کے لیے اذان اور اقامت کہنے کا یہ طریقہ ہے کہ اگر کئی نمازیں چھوٹ گئی ہیں تو پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت دونوں کہی جائیں اور دوسری نماز میں اختیار ہے چاہے اذان کہے یا صرف اقامت کہے جبکہ قضا نمازیں ایک ہی مجلس میں ادا کی گئی ہوں اور اگر کئی مجلسوں میں ادا کی جائیں تو اذان بھی کہنا چاہیے۔ اذان دینے والے اور اقامت کہنے والے کو باوضو ہونا چاہیے لیکن اذان بغیر وضو کے کہنا بکراہت جائز ہے اور حالت جنابت میں اذان اور اقامت درست نہیں ہے۔

کسی نماز کے لیے اذان اس کے وقت آنے کے قبل نہ دینا چاہیے۔ لیکن فجر میں

امام ابویوسف کے نزدیک نصف آخر شب میں اذان دینا جائز ہے اور
امام محمد اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ... نہیں جائز ہے۔ اگر قبل وقت کے
اذان دی گئی ہو تو پھر وقت آنے پر اذان دینا ہے۔

احکام جماعت کے

جماعت سنت مؤکدہ یعنی قریب بواجب ہے اور بعض نے واجب کہا ہے۔
جماعت حالت عذر میں ساقط ہو جاتی ہے جیسے بارش ہو یا کیچڑ ہو یا سخت سردی ہو یا
اندھیری رات ہو۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں جماعت ساقط ہو جاتی ہے:
(۱) جماعت میں جانے والے کو اگر خوف ہے کہ اسکا قرضخواہ پکڑ کر قید کر دیگا
(۲) اگر اسکو خوف ہو [illegible] پکڑ لیگا۔
(۳) اگر وہ شخص سفر پر جا رہا ہو اور اسکو خوف ہو کہ اگر جماعت سے نماز
پڑھے گا تو قافلہ چھوٹ جائیگا۔ (۴) [illegible] میں [illegible] ہو جائیگا
(۵) اگر عشاء کی نماز جماعت سے چھوٹ رہی ہو اور کھانا بھی سامنے موجود ہو
اور بھوک بھی لگی ہو تو کھانا پہلے کھا سکتا ہے۔

مسئلہ۔ اندھے پر امام اعظم کے نزدیک جماعت واجب نہین ہی اور صاحبین کے نزدیک اگر اسکو کوئی دوسرا شخص جماعت کا لیجانے والا ملجاوے تو جماعت واجب ہی

مسئلہ۔ لولے اور اپاہج پر جماعت نہین واجب ہی

مسئلہ۔ بوڑھے پھونس پر بھی جماعت نہین واجب ہی

مسئلہ۔ جس شخص کے پاؤن کٹے ہوے ہون اُسپر بھی جماعت واجب نہین ہی جماعت کے لیے کم سے کم دو مقتدی ہونا چاہیین۔

مسئلہ۔ اگر دو مین سے کوئی ایسا لڑکا ہی جو نماز کو سمجھتا ہی تو جماعت ہوجائیگی

مسئلہ۔ اگر کسی نے اپنے گھر مین اپنی بی بی اور لونڈی اور لڑکی کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ فضیلت جماعت کی پاوے گا۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص سو گیا یا بھول گیا اور کسی کام مین مشغول ہو گیا اُسکے لیے مستحب ہی کہ اپنے گھر والون کو جمع کرے اور اپنے گھر مین اُن کے ساتھ نماز پڑھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جس شخص نے چالیس دن جماعت سے نماز پڑھی اس طرح کہ اُسنے پہلی تکبیر پائی اللہ تعالی اُسکو نار جہنم

اور نفاق سے محفوظ رکھے گا۔

مستحقین امامت

جماعت مین جو شخص نماز کے مسائل بخوبی جانتا ہو وہ اُن لوگون مین
امامت کا زیادہ حقدار ہی۔

اولیٰ لوگون مین واسطے امامت کے جاننے والا مسائل نماز کا ہی۔ اگر سب
علم مین برابر ہون تو اُن مین سے جو قاری قرآن ہوگا اس کو حق
امامت کا پہونچتا ہی۔ اور اگر سب قاری قرآن ہین تو جو اُن مین زیادہ
پرہیزگار ہوگا وہ امام بنایا جائیگا۔ اگر سب پرہیزگار ہین تو جو اُن مین
زیادہ سن رسیدہ ہوگا وہ امام بنایا جائیگا۔ اگر سب برابر سن والے ہین
تو وہ شخص امام بنایا جائیگا جس کے اخلاق سب سے اچھے ہین۔ اگر سب
برابر ہین تو وہ شخص امام ہوگا جسکی صورت سب سے اچھی ہو۔

مسئلہ۔ زر خرید غلام اور گنوار اور گنہگار اور ولد الزنا اور اندھے
کو امام بنانا مکروہ ہی۔ اور اگر یہ لوگ امام ہو گئے ہون تو اُنکی اقتدا جائز ہی۔

مسئلہ۔ اگر کوئی ہمیشہ شراب پیتا ہی یا سود کھاتا ہی اُس کے

پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ امام کو جماعت میں نماز کا قدر مسنون سے طول کرنا زیبا نہیں کیونکہ اُس میں ضعفا بھی بیٹھے اور کام کاج بھی شریک ہوتے ہیں۔

صرف عورتوں کے لیے نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے خواہ وہ نماز فرض ہو یا سنت یا نفل لیکن نماز جنازہ بغیر مرد کے صرف عورتوں کو مکروہ نہیں ہے اگر عورتیں جماعت سے نماز پڑھیں تو اُنکا امام اُن کے بیچ میں کھڑا ہو اُن کے آگے نہ کھڑا ہو نہ اذان کہی جاوے اور نہ اقامت

مسئلہ اگر عورت امام ہو اور عورتوں کی صف سے آگے ہو جاوے تو نماز فاسد ہو گی۔

مسئلہ اگر بہت سے لوگ ننگے ہیں اور اُنکو کپڑا میسر نہیں ہے تو اُنکو چاہیے کہ جدا جدا نماز اشارہ سے پڑھیں اُن لوگوں کی نماز جماعت سے مکروہ ہے اگر وہ لوگ جماعت کرنا چاہیں تو اُن کا امام مثل عورتوں کے امام کے بیچ میں کھڑا ہو۔

مسئلہ اگر امام کے ساتھ ایک آدمی نماز پڑھے تو امام اُس کو اپنے سیدھے جانب کھڑا کرے اور وہ مقتدی اپنے پیر کی انگلیوں کو

امام کے پیر کے قریب رکھے۔

مسئلہ اگر مقتدی امام کے برابر کھڑا ہو اور اسکا سجدہ امام کے سجدہ سے نیچے ہوتا ہو تو کوئی حرج نہیں ہو اور اگر اُسنے امام کے بائین جانب یا امام کے پیچھے نماز پڑھ لی نماز ہو جائیگی مگر یہ مکروہ ہو۔

مسئلہ مردون کو عورتون اور بچون کی اقتدا جائز نہیں ہو لیکن مشائخ بلخ نے تراویح اور عیدین اور کسوف مین بچو نکی اقتدا جائز کی ہو۔ مذہب مختار یہ ہو کہ بچو نکی اقتدا کسی نماز مین جائز نہیں ہے۔ پہلے مرد صف باندھین۔ پھر لڑکے۔

اگر رکوع سجود والی نماز کی جماعت مین کسی مرد کے پہلو مین یا اُسکے سامنے کوئی بالغہ عاقلہ عورت نماز پڑھے اس طرح کہ وہ دونون ایک ہی نماز پڑھ رہے ہون تو دونون کی نماز فاسد ہو جائیگی بشرطیکہ امام نے عورتون کی امامت کی بھی نیت کی تھی ورنہ عورت کی نماز فاسد ہوگی۔

مسئلہ عورت کے لیے جماعت مین آنا مکروہ ہو البتہ جو عورت بوڑھی پھوس ہوگئی ہو فجر، مغرب، اور عشاء، جمعہ اور عیدین مین آسکتی ہو اور یہ نزدیک امام ابی حنیفہ کے ہے

لیکن صاحبین کے نزدیک بوڑھی عورت سب نمازوں میں آسکتی ہے
لیکن اس زمانہ میں فتویٰ یہ ہے کہ بوڑھی عورتوں کا بھی نکلنا
مکروہ ہے خواہ کوئی نماز ہو کیونکہ فسق و فجور حد سے بڑھ گیا ہے۔
مسئلہ جس شخص کو سلس البول یا انفلات ریح کا مرض ہو اُسکے پیچھے صحیح
تندرست جنکو یہ امراض نہوں نماز نہ پڑھیں۔ اور طاہر عورتیں
اُس عورت کے پیچھے جو مستحاضہ ہے نماز نہ پڑھیں قاری پیچھے اُس ان پڑھ
کے جو قرآن کو بقدر اسکے بھی نہ پڑھ سکے جس سے نماز صحیح ہوتی ہے نماز نہ پڑھے اگر
ان پڑھ ان پڑھ کے پیچھے نماز پڑھیں تو جائز ہے۔
مسئلہ اگر ان پڑھ نماز پڑھ رہا ہو اور قاری نے آکر تنہا نماز
پڑھ لی نماز جائز ہو جائیگی۔
مسئلہ ان پڑھ کی نماز گونگے کے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ جو شخص کپڑے
پہنے ہوے ہے اُسکی نماز ننگے کے پیچھے جائز نہیں ہے۔
مسئلہ وہ شخص جو رکوع اور سجدہ کر سکتا ہے اس شخص کے پیچھے
نماز نہ پڑھے جو اشارہ سے نماز پڑھتا ہے۔
مسئلہ کسی ایک وقت کی فرض پڑھنے والے کو کسی دوسرے

وقت کے فرض پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہین ہی
مثلاً ظہر پڑھنے والے کو عصر پڑھنے والے کی اقتدا نہ کرنا چاہیے
مسئلہ فرض پڑھنے والے نفل پڑھنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھین
نفل پڑھنے والے کو فرض پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہی
مسئلہ کھڑے ہوکر پڑھنے والا بیٹھکر پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہی
مسئلہ موزہ پر مسح کرنے والے کو پیر دھونے والے کی اقتدا کرنا اور
پیر دھونے والے کو موزہ پر مسح کرنیوالے کی اقتدا کرنا جائز ہی۔
مسئلہ اگر کسی شخص نے اقتدا کی ایک امام کی بعد ازان کسی
امام عادل یا دو عادلون نے کہا کہ یہ امام طاہر نہ تھا اعادہ
نماز کا ضروری ہی اور اگر کہنے والا امام عادل نہین ہی اور اس نے
خبر دی ہی تو اعادہ اسکا مستحب ہی۔
مسئلہ اگر کسی نے اِس گمان پر نماز پڑھی کہ وہ محدث یا جنب ہے
پھر معلوم ہوا کہ وہ محدث یا جنب تھا نماز ہو جائیگی مگر اسپر کفر کا خوف ہی نعوذ باللہ

وہ اوقات جنمین نماز پڑھنا مکروہ ہے

مسئلہ جبتک ایک نیزہ یا دو نیزہ آفتاب چڑھ نہ آئے اسوقت تک

نماز نہ پڑھنا چاہیے۔ آفتاب نکلنے اور ڈوبنے کے وقت اور ٹھیک دوپہر میں یعنی آفتاب کے خط استوا پر آجانے کے وقت نماز پنجگانہ یا وتر پڑھنا یا سجدہ تلاوت کرنا یا نماز جنازہ پڑھنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ کسی نماز کی قضا بھی ان اوقات میں درست نہیں ہے۔

مسئلہ اسی دن کی نماز عصر غروب شمس کے وقت ادا کر سکتا ہے۔

نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک نوافل پڑھنا مکروہ ہیں۔

مذکورہ بالا دونوں وقتوں میں قضا نمازیں ادا کی جا سکتی ہیں۔ اور سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

مسئلہ ان دونوں وقتوں میں نذر مانی ہوئی نماز نہ پڑھی جائے اور نہ وہ نماز پڑھی جائے جسکو شروع کر کے فاسد کر دیا ہو اور نہ وہ دو رکعتیں جو بعد طواف کعبہ کے پڑھی جاتی ہیں۔

مسئلہ طلوع فجر کے بعد سوائے فجر کی دو سنتوں کے دوسرے نوافل پڑھنا مکروہ ہیں۔

مسئلہ نماز مغرب کے قبل بھی نوافل پڑھنا مکروہ ہیں۔

مسئلہ جب امام خطبہ کے لیے نکلے تو اسوقت بھی نوافل پڑھنا مکروہ ہین

بیان نوافل

نوافل سے مراد ماسوائے فرائض ہین

نماز فجر کے قبل کی دو رکعتین سنت موکدہ ہین اور بعضون نے اُنکو واجب لکھا ہے

ان دونون رکعتون کو بلا عذر بیٹھکر یا سواری پر پڑھنا جائز نہین اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین چھوڑا اسکو کبھی نہ سفر مین نہ وطن مین اور فرمایا کہ یہ دو رکعتین فجر کی بہتر ہین دنیا سے اور جو کچھ اسمین ہے یہانتک کہ اگر امام تک پہونچ گیا اور سنت نہین پڑھی تو علٰحدہ صف سے اسکو پہلے پڑھ لے پھر جماعت مین شریک ہو بشرطیکہ اتنا وقت ہو کہ تشہد مین امام کے ساتھ شریک ہو سکتا ہو سنت یہ ہے کہ یہ دو رکعتین گھر مین ادا کی جائین اور بعد صف کے یا صف مین بھی اگر دوسری جگہہ نہ پائے ادا کرے اور بہت مکروہ ہے صف مین بالکل ملکر نہ کہ اور اگرتا اگر صرف سنت چھوٹ جائے اور فرض ادا کر چکا ہو تو شیخین کے نزدیک قضا نہ کی جائے اور امام محمد کہتے ہین کہ از تفلع شمس سے زوال تک

قضا کیجاوے اور اگر فرض کے ساتھ چھوٹ گئی ہو تو سب کے نزدیک قضا کی جاوے
برابر ہے کہ فرض جماعت سے پڑھے یا تنہا زوال تک کہا گیا ہے بعد
زوال کے بھی فرض کے ساتھ پڑھی جاوے اور کہا گیا ہے کہ نہ پڑھی جاوے
چار رکعت قبل فرض ظہر کے سنت موکدہ ہیں اگر جماعت کے چھوٹنے
کا خوف ہو تو نہ پڑھی جاویں اور قضا کی جاویں بعد فرض پڑھی جاویں
قبل یا بعد سنت [illegible] ان کے بھی دو رکعت فرض ظہر کے بعد موکدہ ہیں
اور ظہر [illegible] اولی ہے چار رکعت قبل عصر کے مستحب ہیں
[illegible] دو رکعتیں پڑھے [illegible] قضا [illegible] ہیں [illegible] پڑھنا بہتر ہے۔
دو رکعت بعد مغرب کے سنت موکدہ ہیں اچھا ہے کہ طویل پڑھی جاویں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ الم تنزیل اور
تبارک الذی بیدہ الملک پڑھتے تھے اور چار رکعت فرض عشا کے
قبل مستحب ہیں اور چار رکعتیں بعد فرض کے ان میں [illegible] دس
آیتوں کے قرأت ہر رکعت میں کرے اور چاہے تو دو ہی رکعتیں
پڑھے [illegible] سب سنتیں بہتر ہے کہ گھر میں ادا کی جاویں اور بڑے
جمع [illegible] ہو تا [illegible] گھر میں ادا کی جاویں بعد چار

رکعتین قبل جمعہ کے اور چھ بعد فرض جمعہ کے سنت ہین۔
حلوائی کہتے ہین کہ سنتون ہین سے فجر کی دو سنتین زائد موکد ہین پھر
مغرب کی دو سنتین پھر ظہر کی فرض کے بعد والی سنتین پھر عشا کے فرض
کے بعد والی سنتین پھر ظہر کے قبل کی چار سنتین پھر عصر کے قبل کی
چار سنتین پھر عشا کے قبل کی چار سنتین۔
مسئلہ اگر کوئی شخص چاہے تو دو دو رکعتین ایک سلام سے
پڑھے یا چار چار رکعتین نفل کی ایک سلام سے دن مین پڑھے اور رات
مین ایک سلام سے پڑھنا یعنی چھ یا آٹھ رکعتین ایک
سلام سے پڑھنا مکروہ ہین رات کے نوافل مین امام ابوحنیفہ کے نزدیک
آٹھ رکعتین ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے اور اس پر زیادتی مکروہ ہے اور
صاحبین کے نزدیک دو رکعتین ایک سلام سے پڑھے اور زیادتی نہ کرے
مسئلہ قراۃ یعنی سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورۃ بقدر تین
آیتون کے پڑھنا فرضون کی پہلی دو رکعتون مین واجب ہے اور آخری
دونون رکعتون مین اگر چاہے الحمد پڑھے چاہے تسبیح کرے چاہے چپکا رہے
مسئلہ اگر فرضون کے آخر کی دونون رکعتون مین قرات نہ کی

تو سجدۂ سہو واجب نہ ہوگا لیکن قرأت سورۂ فاتحہ افضل ہے تسبیح
کرنے سے اگر نہ تسبیح کی نہ الحمد پڑھی بلکہ بالارادہ چپکا رہا تو گنہگار ہوگا
اور اگر بھولے سے چپکا رہا تو کوئی حرج نہیں قرأت سنت ہے اور تسبیح
مباح ہے اور سکوت کرنا مکروہ ہے

اور نفل کی ہر رکعت میں قرأت واجب ہے اور وتر کی ہر رکعت
میں بھی قرأت کرے۔

مسئلہ - جو شخص نماز نفل شروع کرکے فاسد کرے [illegible] اس پر اس کی قضا ضروری ہے
مسئلہ - اگر نماز نفل [illegible] شروع کی [illegible] اس کی قضا ضروری نہیں
مسئلہ - اگر کسی شخص نے چار رکعت نفل کی نیت باندھی اور قعدہ اولیٰ
کے بعد آخر کی دو رکعت کو فاسد کر دیا تو صرف دو ہی رکعت کی قضا ضروری ہوگی
اور امام ابو یوسف کے نزدیک چاروں پڑھے اور احتیاط بھی اسی میں
پائی جاتی ہے - باوجود قدرت قیام کے نوافل بیٹھے بیٹھے پڑھی
جاسکتی ہیں - اور وہ دو نفل جو بعد وتر کے پڑھی جاتی ہے اسکو
بیٹھ کے پڑھنا اچھا ہے۔
مسئلہ - اگر کسی نے نفل کو کھڑے کھڑے شروع کیا پھر بیٹھ

عذر سے بیٹھ گیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز جائز ہو جائیگی اور صاحبینؒ
کے نزدیک جائز نہ ہوگی لیکن عذر کی وجہ سے جائز ہو جائیگی۔

مسئلہ۔ اگر بیٹھے بیٹھے نفل پڑھنا شروع کیا پھر کھڑا ہو گیا تو
بالاتفاق جائز ہے

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص شہر سے باہر ہو تو وہ نوافل سواری کے
جانور پر جدھر سواری کا جانور جاتا ہو اشارہ سے پڑھ سکتا ہے قبلہ
سواری کا جانور چلتا ہو اور اگر اسی حالت سے شہر میں آ گیا
تحریمہ باطل ہو جائیگا پیادہ چلنے والا آدمی نماز نہیں پڑھ سکتا ہے

بیان سجدۂ سہو کا

سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد سلام پھیر کر
دو سجدے کرے پھر تشہد پڑھے اور درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیرے
موجبات سجدۂ سہو کسی واجب کے ترک کرنے یا کسی فرض یا واجب
کے تاخیر کرنے یا تغیر کرنے سے رکن کے سجدۂ سہو لازم آتا ہے جیسا کہ
جیسے قعدہ اولیٰ کا چھوٹ جانا یا بیٹھنے کی جگہ پر کھڑا ہو جانا یا
سجدۂ تلاوت اس کی جگہ پر چھوڑ دینا یا پہلی دونوں رکعتوں میں

سورۂ فاتحہ نہ پڑھنا یا دعائے قنوت یا اُسکی تکبیر ترک کر دینا یا تشہد ترک کر دینا یا تکبیرات عیدین چھوڑ دینا یا جو نمازین بالسر پڑھی جاتی ہیں اُن میں پکار کر قرأت کرنا یا جن نمازوں میں پکار کر قرأت کی جاتی ہے اُن میں آہستہ سے قرأت کرنا

مسئلہ اگر امام کی نماز مین سہو ہوا تو اسپر سجدۂ سہو واجب ہوگا اور اُسکی اتباع مین مقتدیوں کو بھی سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا اگرچہ اُن سے سہو نہوا ہو۔

مسئلہ مقتدیوں کے جس سہو سے جو حالت اقتدا مین ہوا ہے مقتدیوں پر سجدۂ سہو واجب نہین ہوتا ہے اور نہ امام پر۔

مسئلہ حالت غیر اقتدا مین اگر مقتدی سے سہو ہوا ہو تو صرف مقتدی پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

مسئلہ اگر کوئی شخص قعدۂ اولیٰ بھول گیا اور کھڑا ہو چلا اگر قریب قعدہ کی ہے اور اُسکو یاد آیا تو بیٹھ جائے اور اگر قیام کے قریب ہے تو کھڑا ہو جائے اور لوٹے نہین بلکہ سجدۂ سہو کرلے۔

مسئلہ اگر قعدہ اخیرہ مین سہو ہوا اور بغیر قعدہ کیے کھڑا ہو گیا
تو جب تک پانچوین رکعت کا سجدہ نہ کرے لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرلے
اور اگر پانچوین کا سجدہ کر لیا ہی تو فرض اُسکا باطل ہو جاے گا
اور اسپر ضروری ہی کہ چھٹی رکعت بھی ملالے۔

مسئلہ اگر چوتھی رکعت مین بقدر تشہد کے بیٹھا پھر اُسکو
خیال آیا کہ یہ دوسری رکعت ہی اور بعد تشہد کھڑا ہو گیا اور پانچوین
رکعت کے سجدہ مین جانے سے پہلے اُسکو یاد آگیا اور وہ لوٹ آیا
سجدہ سہو کرلے اور اگر پانچوین رکعت کا سجدہ کیا تو پھر چھٹی رکعت
بھی ملالے اور سجدہ سہو کرلے نماز پوری ہو جایگی۔

مسئلہ اگر کسی کو شک ہوا کہ چار رکعتین پڑھین یا تین اگر
اُسکی عادت شک کرنے کی نہین ہی تو وہ پھر سے نماز پڑھے
اور اگر اُسکی عادت شک کرنے کی ہی تو ظن غالب کے موافق
نماز ادا کرے اور اگر اُسکا ظن نہین ہی تو کم والی رکعت سے
اپنی نماز تمام کرے اور ہر آخری رکعت پر جو اُسکے شک کے مطابق
بقدر تشہد بیٹھے مثلاً ایک شخص کو دوسری رکعت پڑھنے کے بعد

تیسری رکعت میں شک ہوا کہ چوتھی ہے یا تیسری تو ایک رکعت پڑھکر قعدہ کرے بعد از ان کھڑا ہوا ور چوتھی رکعت پڑھکر قعدہ کرلے اور تشہد پڑھکر سجدہ سہو کرے اور نماز تمام کرے۔

صلوٰۃ مریض کا بیان

مسئلہ جو شخص قیام سے معذور ہو بیٹھکر نماز پڑھے اور رکوع کرے اور سجدہ کرے اور اگر رکوع اور سجود بھی نہیں کرسکتا ہے اشارہ سے رکوع و سجود ادا کرے لیکن سجدہ کا اشارہ رکوع کے اشارہ سے زیادہ جھکا ہوا ہو۔

مسئلہ اگر پیشانی پر زخم ہے اور سجدہ پیشانی پر نہیں کرسکتا ہے تو اسکو اشارہ کرنا جائز نہیں بلکہ ناک پر سجدہ کرے اگر بیٹھنے کی بھی قدرت نہو چت لیٹ کر نماز پڑھے اور سر کے نیچے تکیہ رکھ لے اور اگر چت بھی نہیں لیٹ سکتا ہے تو سیدھی کروٹ لیٹے اور قبلہ کی طرف رخ کرے اگر سیدھے جانب بھی نہ لیٹ سکے الٹے جانب لیٹے اور منھ قبلہ کی طرف کرے اور سر جنوب یا شمال کی جانب باختلاف حالات کرے

مسئلہ اگر سر سے اشارہ کرنیکی قدرت نہیں ہے تو نماز نہیں

تا خیر کرے آنکھوں اور قلب اور بھووں سے اشارہ نہ کرے۔

مسئلہ اگر کوئی مریض بوجہ مرض کے ایک دن رات سے زائد بے ہوش رہا تو ان نمازوں کی قضا نہ کرے۔

مسئلہ اگر کسی شخص کو ایک دن رات سے زائد مرض رہا اور وہ بیہوش بھی رہا تو اُن نمازوں کی قضا لازم نہوگی۔

مسئلہ اگر مرض ایک دن رات سے کم رہا اور اسمیں ہوشیار بھی رہا تو اُن نمازوں کی قضا کرے۔

مسئلہ اگر مرض ایک دن رات سے زائد رہا اور ہوشیار بھی رہا یا ایک دن رات سے کم مرض رہا لیکن وہ مریض بیہوش رہا تو ان دونوں صورتوں میں صاحب ہدایہ کے نزدیک تو ان نمازوں کی قضا کرے اور بزدوی اور قاضیخان کے نزدیک اُن نمازوں کی قضا نہ کرے۔

مسئلہ اگر کسی کو قیام پر قدرت حاصل ہو لیکن رکوع اور سجود نہیں کرسکتا ہو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ضروری نہیں بیٹھکر اشارہ سے نماز پڑھنا افضل ہوا ور اگر وہ کھڑا ہو گیا تو رکوع

کے لیے کھڑے کھڑے اشارہ کرے اور سجدہ کا اشارہ بیٹھکر کرے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے حالت صحت مین کھڑے کھڑے نماز پڑھی بیچ مین اسکو بعض وعذر لاحق ہوا موافق عذر کے نماز پوری کرے مثلاً قیام سے معذور ہوگیا بیٹھکر نماز تمام کرے اور اگر رکوع و سجود سے معذور ہوگیا اشارہ کرے اور اگر بیٹھنے سے بھی معذور ہوگیا لیٹ جاے

مسئلہ۔ اگر کسی نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی ہو رکوع و سجدہ کے ساتھ پھر قیام کی طاقت ہوگئی تو اسی نماز کو پورا کرے اور اگر کسی نے تھوڑی نماز اشارہ سے پڑھی تھی اور پھر وہ رکوع اور سجدہ پر قادر ہوگیا پھر سے نماز پڑھے

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص بیہوش ہوگیا اور اسپر پانچ نمازون یا ان سے کم کا وقت گذر گیا تو صحت ہوجانے کے بعد ان نمازون کی قضا کرے اور اگر پانچ نمازون سے زائد کا وقت گذرا ہی تو انکی قضا نہ کرے

سجدۂ تلاوت کا بیان

چودہ سجدے قرآن مین ہین جن کے پڑھنے اور سننے سے سجدہ کرنا لازم ہوتا ہی چاہے عربی سمجھے یا نہ سمجھے۔

مسئلہ۔ اگر آیت سجدہ پڑھنے والا طاہر ہو یا محدث ہو یا جنب ہو یا حائض ہو یا نفسا ہو یا کافر ہو یا بچہ ہو یا نشہ مین ہو تو سننے والے پر سجدہ تلاوت کا واجب ہوتا ہی بعض لوگ کہتے ہین کہ اگر نا سمجھ بچہ پڑھے تو سجدۂ تلاوت سننے والے پر واجب نہین ہوتا ہی۔
اور اگر سونے والے نے یا مجنون نے آیت سجدہ پڑھی ہی تو بعضون کے نزدیک سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب ہی اور بعضون کے نزدیک واجب نہین اور اگر جنب یا مست یا سونے والا یا کافر یا صبی یا مجنون یا حائض یا نفسا آیت سجدہ پڑھین یا سنین تو انپر سجدۂ تلاوت واجب نہین ہی۔

مسئلہ۔ اگر امام نے نماز مین آیت سجدہ کی پڑھی تو دونون یعنی امام اور مقتدی سجدہ کرین خواہ مقتدی سنے یا نہ سنے اور قرأت پکار کے ہو یا چپکے سے۔

مسئلہ۔ اگر مقتدی نے آیت سجدہ پڑھی تو نہ اسپر سجدۂ تلاوت واجب ہوگا نہ امام پر اور نہ بعد نماز کے ادا کیا جائے۔ اگر کسی نے نماز مین سجدہ کی آیت کسی دوسرے شخص سے سنی جو نماز مین اُسکے

ساتھ شریک نہیں تھا تو نماز میں سجدۂ تلاوت نہ کرے بلکہ بعد نماز کے سجدہ کرے۔ اگر نماز ہی میں سجدہ کر لیا تو نماز تو فاسد نہ ہوگی لیکن بعد ختم نماز کے پھر سجدۂ تلاوت کرنا ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر امام نے ایک آیت سجدہ پڑھکر سجدۂ تلاوت کر لیا بعد از ان ایک شخص نے جس نے آیت سجدہ امام سے سُنی تھی اقتدا کی وہ بعد نماز سجدہ نہ کرے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے سجدہ کی آیت نماز کے باہر پڑھی پھر نماز میں بھی اُسی آیت کو پڑھا اور سجدۂ تلاوت میں دو سجدوں کی نیت کر لی تو دونوں سجدے ادا ہو جائیں گے یعنی یہ ایک سجدہ دونوں سجدوں کے لیے کافی ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے ایک سجدہ کو ایک مجلس میں مکرر پڑھا تو ایک سجدہ کر لینا سب کے لیے کافی ہے۔

نوٹ۔ حقیقتاً مجلس کا بدلنا ظاہر ہے مثلاً انسان ایک جگہ سے دوسری جگہ بدل جائے اور حکماً کی صورت یہ ہے کہ پہلی نشست مثلاً خرید و فروخت کی تھی اور دوسری نکاح کی ہوگئی اگرچہ بظاہر مجلس ایک ہی ہے۔ لیکن اس صورت میں اگر کوئی عمل قلیل کیا جائے تو وہ مجلس کو نہیں بدلیگا مثلاً ایک مجلس میں دو تین لقمہ کھا لیے یا دو ایک گھونٹ پانی پی لیا یا دو ایک قدم چلا۔

جو شرائط نماز کے بیان کیے گئے ہیں وہی سجدۂ تلاوت کے لیے بھی ہیں مثلاً باوضو ہونا حدث و نجاست سے طاہر ہونا وغیرہ وغیرہ
اگر پانی پر قدرت ہو تو سجدۂ تلاوت کے لیے تیمم نہیں درست ہی
اگر سجدۂ تلاوت میں بات کی یا قہقہہ لگایا یا ارادۃً یا خطاً حدث کیا تو سجدہ کا اعادہ کرنا چاہیے۔
سجدۂ تلاوت کرنیکا یہ طریقہ ہی کہ تکبیر کہے اور ہاتھ نہ اُٹھائے اور سجدہ کرے اور اُس میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھے اور یہی مختار ہی اور متاخرین نے سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا پڑھنا اچھا سمجھا ہی تشہد نہ پڑھے اور نہ سلام پھیرے کھڑے ہوکر سجدہ میں جانا اچھا ہی بیٹھے بیٹھے بھی کچھ حرج نہیں۔
سجدۂ تلاوت کے لیے تکبیر کہنا سنت ہی اگر کوئی شخص تکبیر نہ کہے سجدہ ہوجائیگا اسی طرح اگر سجدہ میں کچھ نہ پڑھا تو بھی سجدہ ہوجائے گا۔

صلوٰۃ مسافر

سفر شرعی سے نماز قصر ہوجاتی ہی اور روزہ نہ رکھنا مباح ہوجاتا ہی اور موزہ پر مسح کرنے کی مدت ایک دن رات سے تین دن تک ہوجاتی ہی

اور جمعہ اور عید بین اور اضحیہ ادا ہو جاتے ہین عورت پر بغیر محرم کے سفر کرنا حرام ہو جاتا

سفر شرعی یہ ہے کہ انسان کسی ایسی جگہ کا ارادہ کرے جسکی مسافت اُسکے شہر سے تین دن یا زیادہ مین متوسط چال سے طے ہو علماء نے اُسکی مقدار تیس کوس رکھی ہے متوسط چال مین وہ سواریان نہین داخل ہین جن سے بہت مسافت جلد طے ہو جائے جیسے موٹر و جہاز و کشتی وغیرہ اونٹ کی چال متوسط چال مین داخل ہے پس جو شخص ریل پر جائے اقامت یا جس سے تیس کوس کے قریب کسی مقام پر جائیگا شرعاً مسافر ہوگا۔

مسافر کو ظہر عصر عشا چار رکعت والی نمازین دو رکعتین پڑھنا فرض ہین اور اسی کو قصر کہتے ہین اور دو سے زائد پڑھنا جائز نہین اگر زیادہ کریگا گنہگار ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر مسافر نے چار رکعتین پڑھین اور قعدہ اولیٰ مین بیٹھا تو آخری دو رکعتین نفل ہو جائینگی اور پڑھنے والا گنہگار ہوگا۔ اور اگر بقدر تشہد قعدہ اولیٰ مین نہین بیٹھا نماز باطل ہو جائیگی۔

مسئلہ مسافر نے اگر قعدۂ اولیٰ ترک کر دیا اور اقامت کی نیت کر لی تو اسکو چار ہی رکعتیں پوری پڑھنا ہونگی اور سجدۂ سہو کرنا ہوگا

مسئلہ جو شخص کسی شہر سے سفر شرعی کر رہا ہو تو جب وہ شخص اس شہر کے مکانات یا آبادی کو چھوڑ دیگا تو اسکو نماز قصر پڑھنا ہوگی یعنی حالت سفر میں جیسا اپنے شہر کے حدود یا بستی سے خارج ہو جائیگا۔ نماز قصر پڑھنا ہوگی۔

جب مسافر کم سے کم پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کسی ایسے شہر میں کریگا جو اقامت کے لائق ہے تو وہ شرعاً مسافر نہ ہوگا یعنے اس کے لیے وہ آسانیاں جو شریعت نے مسافر کے لیے بتادی ہیں نہ ہونگی۔

اور اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو وہ مسافر ہی رہیگا۔

مسئلہ اگر کسی مسافر نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی اور کسی وجہ سے وہ پندرہ دن تک یا اس سے بھی زائد ٹھہر رہا تو وہ مسافر ہی رہیگا مثلاً زید اپنے مکان سے تیس کوس کے فاصلے پر کسی دوسرے مقام پر گیا اور اسکی نیت یہ تھی کہ دو تین روز یا زائد سے زائد بارہ تیرہ دن قیام کر کے واپس چلا آئیگا لیکن مختلف وجوہ

سے اُسکو ایک مہینہ رہنا پڑا اور اُسنے اقامت کی نیت بہی نہین کی تہی بلکہ روزانہ جانے کا ارادہ رکہتا تہا تو اُسکو مہینہ بہر قصر نماز مین پڑہنا ہوگی اگر لشکر اسلام دار الحرب مین داخل ہو اور وہ پندرہ دن اقامت کی نیت بہی کرلے تو بہی وہ حکماً مسافر ہی رہیگا۔

مسئلہ جب کوئی شخص اپنے وطن مین آجائیگا تو اُسکو نماز مین قصر نہ کرنا ہوگی بلکہ پوری پڑہنا ہوگی۔

وطن مین اگرچہ نیت اقامت کی نہ کرے اُسکو نماز پوری پڑہنا ہوگی قصر نہ کرے

اقسام وطن

وطن کی تین قسمین ہین وطن اصلی وطن اقامت وطن سکنی

وطن اصلی وہ ہے جسمین انسان اپنا گہر بنائے اور بود و باش اختیار کرے۔

وطن اقامت وہ ہے جہان پندرہ روز یا اس سے زائد ٹہرنے کی نیت کرلے۔

وطن سکنی وہ ہے جسمین پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت کی ہو وطن اصلی کو صرف وطن اصلی باطل کردیتا ہے مثلاً ایک شخص

ایک شہر کی بود و باش اور مکان کو چھوڑکر دوسرے شہر کو گھر بنالے
اور وہان کی بود و باش اختیار کرے تو پہلا شہر اسکا وطن اصلی نہوگا
وطن اقامت وطن اصلی اور وطن اقامت سے باطل ہوجاتا ہی
وطن سکنی وطن اصلی اور وطن اقامت اور وطن سکنی سے باطل ہوجاتا ہے
مسئلہ اگر لکھنؤ کے رہنے والے نے اپنا وطن اصلی حیدرآباد
کرلیا اس طرح پر کہ لکھنؤ کی بود و باش بالکل ترک کردی لکھنؤ کا
وطن ہونا باطل ہوجائیگا اور اگر لکھنؤ مین جو وطن اول تھا اُسکے
گھر والے موجود ہین تو یہ دونون اسکی وطن اصلی ہونگے
جب ان مین داخل ہو نماز پوری پڑھے۔
مسئلہ اگر کسی نے دو شہرون مین پندرہ دن ٹھہرنے کی
نیت کی تو نماز اُن دونون مین پوری نہ پڑھنے یعنی قصر کرے مثلاً
بانسہ اور بڑے گانون مین پندرہ دن رہنے کی نیت ہو تو نماز بقصر پڑھے
مسئلہ جس شخص کی نماز سفر مین قضا ہوگئی ہو تو وطن مین
بقصر ادا کرے اور جس شخص کی نماز گھر مین قضا ہوگئی اور وہ سفر
مین ادا کرنا چاہتا ہی تو چار پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی مسافر امام مقیم کی اقتدا کرے تو اُسکو پوری چار رکعت نماز پڑھنا چاہیے۔

مسئلہ۔ اگر مقیم مسافر کی اقتدا کرے تو مقیم کو چاہیے کہ جب امام سلام پھیرے تو بقیہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

نماز جمعہ کے احکام

جمعہ نہیں واجب ہی مگر شہر میں۔ یا شہر کے اس میدان میں جہان سے شہر کی آوازیں سُنائی دیتی ہوں۔

جمعہ کے لیے گیارہ شرطیں ہیں جن میں سے نماز پڑھنے والے کے لیے سات شرطیں ہیں۔ اوّل آزادی۔ دوسرے مرد ہونا تیسرے بالغ ہونا۔ چوتھے مقیم ہونا۔ پانچویں بینا ہونا۔ چھٹے پاؤں کا درست ہونا۔ ساتویں آنکھوں کا درست ہونا۔ اور چار شرطیں غیر نمازی کے لیے ہیں۔ اوّل نماز پڑھنے کے لیے شہر کا ہونا۔ دوسرے بادشاہ یا قائم مقام بادشاہ کا ہونا۔ تیسرے جماعت۔ چوتھے وقت ظہر کا آجانا۔

شہر شرع میں اُس جگہ کہتے ہیں جس میں بازار ہوں اور ایسا حاکم ہو

جو قدرت رکھتا ہو کہ ظالم سے مظلوم کا انصاف کرے۔ اور ایسا عالم ہو کہ
اس سے لوگ مسائل وغیرہ دریافت کرتے ہوں اور بعضوں نے کہا کہ شہر
وہ ہے جس میں حوائج دین و دنیا کے پورے ہو جائیں۔ حوائج دین
کے جیسے قاضی و مفتی کا ہونا اور حوائج دنیا کے یہ ہیں کہ ہر صنعت کا صانع
ایک سال سے دوسرے سال تک وہاں زندگی بسر کرتا ہو۔
ہدایہ میں ہے کہ شہر وہ جگہ ہے جسکے لیے ایک حاکم ہو اور قاضی ہو
جو احکام نافذ کرتا ہو اور حدود قائم کرتا ہو۔
اور امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ مصر یعنی شہر شرع میں وہ مقام
ہے کہ اگر اسکی بڑی مسجد میں لوگ جمع کیے جائیں تو وہ مسجد اُنکے
لیے کفایت نہ کر سکے۔

مسئلہ جو لوگ شہر کے باہر رہتے ہیں اُن کو جمعہ کے لیے
شہر میں آنا واجب نہیں ہے بشرطیکہ اُن لوگوں کی جائے قیام
شہر سے اتنی دور ہو کہ شہر تک آنے میں اُنپر قصر نماز پڑھنا فرض ہو جاتا۔

مسئلہ ایک شہر میں بہتر یہ ہے کہ ایک ہی جگہ نماز جمعہ کی
ادا کی جائے اگر کئی جگہ ادا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور اس زمانہ میں

اسی پر عمل ہے

مسئلہ جمعہ کو سفر کرنا ہمارے یہان نہ قبل نماز کے مکروہ ہی نہ بعد نماز جمعہ کے اور امام مالک کے نزدیک زوال تک مکروہ ہے۔

مسئلہ اگر بادشاہ نہو تو جو لوگ احکام بادشاہ اسلام کے نافذ کرتے ہین وہ اُس کے قائم مقام ہین۔

مسئلہ خطبہ پڑھنے کی دو شرطین ہین ایک یہ کہ خطبہ بعد زوال ہو دوسرے قبل جمعہ کے اگر قبل زوال یا بعد جمعہ ہوا نماز جمعہ کی نہوگی۔

احکام خطبہ

دو خطبے پڑھنا چاہیین اور دونون کے درمیان اتنی دیر بیٹھنا چاہیے کہ جسمین تین آیتین قرآن کی پڑھی جا سکین سنت خطبہ مین یہ ہی کہ خطبہ مین اللہ کی حمد و ثنا کرے اور درود پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور لوگون کو نصیحت کرے اور قرآن پڑھے اور دعا مانگے مومنین و مومنات کے لیے۔

اور مستحب یہ ہی کہ عشرہ مبشرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر نام لیکر صلوٰۃ بھیجے اور امام حسن و امام حسین و حضرت فاطمہ و حضرت عباس اور حضرت حمزہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اور جمیع اصحاب مہاجرین و انصار اور تابعین پر ترضی کرے اور خطبہ کھڑے ہو کر حالت طہارت مین پڑھے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ مین صرف حمد باری تعالیٰ کرنا جائز ہی اور صاحبین کہتے ہین ایک طویل ذکر ضروری ہی جسکو خطبہ کہتے ہین۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے التحیات پڑھی یا چھینکنے پر الحمد للہ کہا یا حالت شک مین سبحان اللہ کہا یا حالت تعجب مین لا الٰہ الا اللہ کہا تو اجماعاً خطبہ ادا نہو گا۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے بیٹھکر یا لیٹ کر خطبہ پڑھا یا بغیر طہارت کے خطبہ پڑھا تو جائز ہی مگر مکروہ ہی

مسئلہ۔ اگر سمجھدار بچہ نے خطبہ پڑھا بعض کہتے ہین جائز ہی اور بعض کہتے ہین نہین جائز ہی۔

مسئلہ۔ اگر خطیب کو بعد فراغت خطبہ کے حدث ہوا اور

وہ گھر میں آیا اور اُسنے وضو کیا اور جلد واپس آ گیا پھر اُسکو نماز
پڑھانا جائز ہی اور اگر گھر مین آکر کھانا بھی کھایا تو اس کو
دوسرا خطبہ پڑھکر نماز پڑھانا چاہیے۔

مسئلہ۔ اگر امام کو نماز مین حدث لاحق ہوا اور اُس نے
مقتدیون میں سے کسی کو اپنی جگہ پر کردیا جائز ہے

مسئلہ۔ اگر امام کو قبل نماز پڑھنے کے حدث لاحق ہوا اور
اُسنے ایسی شخص کو جسنے خطبہ نہین سنا تھا حکم نماز پڑھانیکا کیا نہین
جائز ہی بلکہ خطبہ سُنے ہوے کو حکم کرنا چاہیے۔

مسئلہ۔ امام اعظم و امام محمد کے نزدیک جماعت کے لیے
امام کے علاوہ تین مرد ہونا چاہییں اور امام ابو یوسف کے نزدیک دو مرد

مسئلہ۔ اگر صرف عورتین یا بچے ہون جمعہ نہ پڑھا جاے
اگر مسافر یا دوسرے لوگ جنھون نے خطبہ نہین سُنا موجود
ہین جمعہ پڑھا یا جاے۔

مسئلہ۔ نماز جمعہ مین امام قرأۃ جہر کے ساتھ کرے کوئی
سورۃ ہمارے نزدیک مخصوص نہین ہی لیکن امام شافعی سورۂ جمعہ

ورنہ افقون کو خاص کرتے ہین۔

مسئلہ مسافر اور عورت اور مریض اور غلام اور اندھے پر جمعہ کی نماز واجب نہین اور اگر ان لوگون نے جمعہ کی نماز پڑھی تو فرض ظہر اُن کے ذمہ سے ساقط ہو جائیگا۔

مسئلہ مسافر اور مریض اور غلام جمعہ کی امامت کرسکتے ہین

مسئلہ اگر کسی نے تحریمہ کیا اور نیت کی فرض وقتی کی ہمارے نزدیک جمعہ ادا ہوگا اور نزدیک امام زفرؒ کے جمعہ ادا ہوگا۔

مسئلہ اگر بغیر عذر ظہر پڑھی قبل اسکے کہ امام جمعہ کی نماز پڑھے ظہر ہمارے نزدیک جائز ہو جائیگی اگرچہ مکروہ ہے اور امام زفرؒ کے نزدیک ادا ہی نہوگی۔

مسئلہ اگر بعذر کسی نے ظہر پڑھی پھر جمعہ مین آیا ظہر نفل ہو جائیگی اور نماز جمعہ فرض ادا ہوگی اور امام زفرؒ کے

سلہ ہمارے نزدیک ظہر کی نماز جمعہ کے دن فرض وقتی ہے مگر جمعہ پڑھنا ادا سے ظہر کو ساقط کر دیتا ہے اور امام محمدؒ کہتے ہین ان مین سے کوئی فرض کے لیے متعین نہین اور امام زفرؒ کہتے ہین کہ اس دن جمعہ ہی کی نماز فرض وقتی ہے

نزدیک فرض وہی ظہر ہے

مسئلہ۔ اگر ظہر کی نماز پڑھی معذور نے یا غلام نے پھر جمعہ مین شریک ہوا پھر بعد جمعہ کے ظہر کی نماز پڑھی ہمارے نزدیک جائز ہے کیونکہ ظہر اول نفل ہو گئی اور امام زفر کے نزدیک نہین جائز ہے

مسئلہ۔ اگر کسی نے ظہر پڑھی پھر جمعہ کی نماز پڑھنے نکلا امام ابو حنیفہ کے نزدیک ظہر کی نماز اسکی نفل ہو جاویگی اگر جمعہ کی نماز پائی ہے تو کافی ہے ورنہ ظہر پھر سے پڑھے اور امام محمد اور امام ابو یوسف کہتے ہین کہ نماز ظہر کی باطل نہوگی جبتک کہ امام کے پاس نہ آجاوے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شہر مین اپنے حوائج کے لیے اور نماز جمعہ کے لیے آیا اگر مقصود اعظم اسکا اقامت جمعہ ہے سفر کا ثواب پاوے گا ورنہ نہین۔

مسئلہ۔ معذورون اور قیدیونکو جمعہ کے دن جماعت سے ظہر کی نماز پڑھنا مکروہ ہے اور غیر معذورین کے لیے جائز ہی نہین ہے

مسئلہ جس شخص نے امام کو جمعہ میں نماز پڑھتے پایا اور وہ
شریک ہوگیا وہ اپنی باقی نماز کو پورا کرے اگر تشہد یا سجدۂ سہو
میں آکر شریک ہوا ہو

امام ابوحنیفہ کے نزدیک جب امام جمعہ کے دن مسجد میں آجاوے
تو لوگوں کو مطلقاً کلام کرنا چھوڑ دینا چاہیے خواہ آپس کی گفتگو ہو
یا تسبیح و قرأت ہو اور صاحبین کے نزدیک کلام کرنا جائز ہے
کہ امام خطبہ نہ پڑھے یعنی امام کے آجانے کے بعد قبل خطبہ کے
اور خطبہ اور نماز کے بیچ میں کلام کرنا جائز ہے اور درمیان خطبہ کے
نا جائز ہے اور نوافل پڑھنا سب کے نزدیک جائز نہیں ہاں قضا
ادا کرنا بغیر کراہت کے جائز ہے اور خطبہ کے وقت نہ کھاوے اور
نہ پیوے اور جب خطبہ پڑھنے والا ذکر کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا سننے والے اپنے دل میں درود پڑھیں آپ پر

مسئلہ جب اذان اول جمعہ کی کہی جاوے ان کاموں کو
جو نماز جمعہ میں جانے کو روکتے ہوں ترک کر دینا چاہیے جیسے
خرید و فروخت وغیرہ جب خطبہ سے امام فارغ ہو جاوے

تو تمام نمازی کھڑے ہو جائیں اور اقامت کہی جاوے جو شخص
جمعہ کی نماز پڑھنے چلے اسکو غسل کرنا چاہیے اور خوشبو لگانا
چاہیے اور بقدر مقدور اچھے کپڑے پہننا چاہیے اور یہ دعا
جمعہ کے وقت پڑھنا چاہیے اللھم اجعلنی اوجہ من توجہ الیک
واقرب من تقرب الیک وانجح من دعاک اور چار رکعت
سنت پہلے پڑھے اور بعد نماز فرض کے چار رکعت پھر دو رکعت
سنت کی پڑھے اسکے بعد نماز جمعہ کی نیت میں یہ کہے نماز پڑھتا
ہوں نیت جمعہ کی واسطے اللہ تعالی کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے
اور سنتوں کی نیت میں یہ کہے کہ نیت کرتا ہوں میں سنت جمعہ کی
سنت ظہر کی نیت نکرے

عیدین کی نماز

عیدین یعنی عید الفطر و عید الاضحی عید الفطر کی نماز یکم شوال کو
پڑھی جاتی ہے اور بعذر دوسری تاریخ میں بھی ادا کی جا سکتی ہے
اور عید الاضحی کی نماز دسویں ذی الحجہ کو پڑھی جاتی ہے اور بعذر
دوسرے دن یعنی گیارہویں تاریخ اور تیسرے دن یعنی بارہویں تاریخ

نماز جمعہ کی پڑھی جا سکتی ہو ان دونوں نمازوں کا وقت آفتاب کے
بلند ہوجانے سے زوال کے قبل تک ہے مستحبات عید
پیدا ہونا صبح سویرے مستحب ہے اچھے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا
اور مسواک کرنا اور صدقہ فطر دینا اور پیدل جانا مستحب
ہے اور عید الفطر میں یہ تکبیر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر
ولله الحمد چپکے چپکے کہتا ہوا جاوے اور عید کی
نماز پڑھنے جاوے اور قبل نماز عید کے کچھ کھا لے اور عید اضحیٰ کی
میں مستحب ہے کہ قبل نماز کے کچھ نہ کھاوے بلکہ بعد نماز کے قربانی کرے
اور قربانی کا گوشت پہلے کھاوے اور تکبیر اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر ولله الحمد پکار کے کہتا ہوا
عید کی نماز پڑھنے کو جاوے۔

طریقہ نماز عیدین

عیدین میں دو رکعتوں کا پڑھنا بشروط جمعہ کے ساتھ اس طریقہ پر
واجب ہے کہ بعد تحریمہ کے سبحانک اللہم پڑھے اور تین تکبیریں
ہاتھ اٹھا کر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور تکبیروں کے درمیان تین

تسبیح کے بقدر فصل کرے تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھے اور تعوذ و تسمیہ کے بعد قرأت کرے اور رکعت اول تمام کرے اور دوسری رکعت مین بعد قرأت کے پہلی رکعت کی طرح تین تکبیرین کہے اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ چوتھی تکبیر کہکر رکوع مین چلا جاے۔

تاخیر عید فطر مین یعنی دیر کرکے نماز پڑہنا اور تعجیل عید اضحی مین یعنی اول وقت کا پڑھنا مستحب ہے۔

امام قرأۃ پکار کے پڑھے اور سبح اسم اور ہل اتٰک حدیث الغاشیۃ پڑہنا مسنون ہے اور ق اور اقتربت الساعۃ کا پڑہنا بھی روایت مین آیا ہے پھر بعد نماز کے امام خطبہ پڑھے عید فطر مین احکام فطرہ کے اور عید اضحی مین احکام قربانی کے لوگون کو بتاے۔ جس شخص کو نماز عیدین نہین ملی اسپر قضا نہین ہے۔ اور اگر درمیان مین شریک ہو تو جب اپنی باقی نماز ادا کرنے لگے تو تکبیرات بھی اپنے اپنے مواضع مین ادا کرے۔

ایام تشریق کی تکبیرین یوم عرفہ یعنی نوین ذیحجہ سے تیرھوین ذیحجہ کی عصر تک ہر نماز فرض کے بعد کہی جائین

چاہئے نزدیک ہے آثار و معرفت شہر کے جیسے وبائوں یا آگ ہوا کے

ساتھ نماز پڑھتے ہیں بطریق تنہا کے کرنا چاہئے

نماز سورج گہن کی

جب آفتاب میں گہن آئے پڑھے دو رکعتیں نماز کی اسطرح
ادا کیا چاہئیں کہ نہ اذان کہی جاوے نہ اقامت اور امام جمعہ لوگون کے
ساتھ دو رکعتیں پڑھے طویل قرأت کے ساتھ آہستہ اور ذکر کرے امام
ابو حنیفہ کے نزدیک اور امام ابو یوسف و محمد کے نزدیک پکار کر
پڑھے اور امام محمد سے دونوں روایتیں ہیں اور بعد نماز
کے دعا و استغفار کرے یہانتک کہ صاف ہو جاوے آفتاب
اور اگر امام جمعہ کا نہو تو لوگ اکیلے اکیلے نماز پڑھیں۔
اور چاند گہن کی نماز میں جماعت نہیں ہے دو رکعتیں اکیلے اکیلے
پڑھنا چاہئیں اور استغفار کرنا چاہئے۔

مسئلہ اگر جنازہ موجود ہو اور خسوف یا کسوف پڑا ہو تو
پہلے نماز جنازہ پڑھنا چاہئے۔

مسئلہ اگر گہن ہوا اور ابر یا غبار وغیرہ آگیا ہو نماز گہن کی

پڑھی جاے اگر اسوقت نہین پڑھی گئی تو آفتاب بلند ہونے کے بعد پڑھی جاے۔

مسئلہ اگر کسوف ہو اور اسی حالت مین آفتاب غروب ہو گیا تو کسوف کی نماز چھوڑ دیں اور نماز مغرب کی پڑھیں۔

نماز استسقا یعنی پانی چاہنے کی نماز

اگر پانی نہ برستا ہو اور ندی نالے خشک ہو چلے ہوں اور جانور پیاس سے مرنے لگے ہوں تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک لوگوں کو علٰحدہ علٰحدہ دو رکعتیں نماز استسقا کی پڑھنا چاہیے اور دعا مانگنا چاہیے۔

نماز استسقا مسنون نہیں ہے البتہ دعا کرنا مسنون ہے۔

اور امام محمد کے نزدیک مسنون یہ ہے کہ دو رکعتیں جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہیں اور بعد جماعت خطبہ پڑھا جاے اور رو بقبلہ ہو کر دعا مانگی جاے اور امام اپنی چادر اس طور پر پلٹ لے کہ نیچے کا حصہ اوپر ہو جاے اور اوپر کا حصہ نیچے ہو جاے اور سیدھا بایاں الٹا ہو جاے اور الٹا سیدھا ہو جاے اور جس جگہ یہ نماز ادا کی جاے وہاں کفار کا ہونا جائز نہیں ہے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ امام ابو یوسف امام ابو حنیفہ کے موافق ہین
اور بعض کتب میں نماز کے طریقہ کو امام محمد کے مسلک کے
موافق لکھتے ہین۔

نماز تراویح

ماہ صیام یعنی رمضان کی پہلی تاریخ سے نماز عشا کے بعد
اور وتر کے قبل جماعت کے ساتھ یا فرداً فرداً بیس رکعتین
نماز تراویح کی ادا کرنا مسنون ہین۔

دو دو رکعتین ایک سلام سے پڑھی جائین اور چار رکعتین بھی
ایک سلام سے پڑھی جا سکتی ہین۔ لیکن ہر چار رکعت کے بعد
تھوڑی دیر بیٹھنا اور سستانا چاہیے اور سبحان ذی الملک والملکوت
سبحان ذی العزۃ والعظمۃ والھیبۃ والقدرۃ والکبریاء
والجمال والکمال والجبروت سبحان الملک الحی الذی
لاینام ولایموت سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح
تین مرتبہ پڑھکر دعا مانگنا چاہیے الفاظ دعا یہ ہین اللھم
انا نسئلک الجنۃ ونعوذبک من النار یاخالق الجنۃ والنار

برحمتك يا عزيز يا غفار يا كريم يا ستار يا رحيم يا جبار
اوران مین ایک قرآن کا ختم کرنا بھی مسنون ہی جب بیسون رکعتین
تمام ہو جائین تو نماز وتر بجماعت پڑھنا افضل ہی
مسئلہ۔ رمضان کے علاوہ نوافل و وتر کا بجماعت پڑھنا مکروہ ہی
مسئلہ۔ تراویح کے بعد نماز وتر بغیر جماعت کی بھی پڑھنا جائز ہی
مسئلہ۔ اگر وتر سوائے رمضان کے جماعت سے پڑھی گئی تو وتر ادا ہو جائیگی

نماز جنازہ

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے اس مین نہ رکوع کیا جاے نہ سجدہ لیکن طہارت اور ستر کا چھپانا اور روبقبلہ ہونا اور قیام شرط ہے بغیر عذر بیٹھکر نماز نہ پڑھنا چاہیے اگر کسی نے بغیر عذر بیٹھکر نماز پڑھی نماز نہوگی۔

ولی اگر مریض ہو اور امام ہو تو شیخین کے نزدیک اسکو بیٹھکے نماز پڑھانا اور لوگون کو اسکی اقتدا کھڑے ہوکر کرنا جائز ہے

شرع نے اور اسی کو طہارت صغری بھی کہتے ہین اور جن چیزون سے وضو لازم آتا ہے انکو حدث اصغر اور نجاست حکمیہ کہتے ہین۔

فرائض وضو کے چار ہین

منھ کا دھونا۔ ہاتھون کا کہنیون تک دھونا۔ پاؤن کا دھونا گٹے سمیت یا موزہ پہننے کی صورت مین مسح کرنا اگر موزہ نہ اُتارے چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

شرعاً وجہ یعنی منھ کی مقدار جہان سے بال اُگتے ہین پیشانی سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے

مسئلہ (۱) اگر کسی شخص کے سر پر بال نہین اُگتے ہین یا اُگتے ہین تو معروف سر سے کم ہین چند یا پر نہین جمتے ایسے شخص کو منھ دھونا وہان سے فرض ہے جہان سے عادتاً لوگون کے بال اُگتے ہین۔

مسئلہ (۲) مونچھ اور بھوں اور پلکین اور داڑھی وغیرہ قائم مقام جلد کے ہین انکا دھونا نیچے کی جلد کے دھونے کو ساقط کر دیتا ہے۔

مسئلہ (۳) کوئے (کنارہ چشم) مین آنکھ کے کیچڑ جم گیا ہے اور اُسکے نیچے پانی نہین پہونچتا اسکو چھڑا کے پانی کوئے تک پہونچانا فرض ہے۔

اور مسلمان بلا عذر تیمم سے نماز نہیں پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ۔ اگر میت بغیر نماز کے دفن کر دی گئی تو تین دن تک
قبر پر نماز ہو سکتی ہے۔

طریقہ نماز جنازہ

نماز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے اور بقیہ
تکبیروں میں ہاتھ نہ اٹھائے اور سر سے اشارہ کرے پہلی تکبیر کے بعد
سبحانک اللہم پڑھے اور تعالیٰ جدک کے بعد جل ثناؤک
بھی بڑھا دے پھر دوسری تکبیر کے بعد وہ درود پڑھے جو نماز میں
پڑھا جاتا ہے پھر تیسری تکبیر کے بعد میت اگر عاقل بالغ ہو تو
اللہم اغفر لحینا ومیتنا وشاہدنا وغائبنا وصغیرنا
وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللہم من احییتہ منا فاحیہ
علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان
اللہم ان کان زکیا فزکہ وان کان خاطئا فاغفر لہ پڑھے
اور اگر عاقلہ بالغہ ہو تو ضمیر مذکر (ہ) کی جگہ ضمیر مونث (ہا) کہے
اور اگر میت مجنون یا لڑکا ہو تو اللہم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا

ذخرا واجعلہ لنا شافعا و مشفعا پڑھے اور اگر مجنون یا لڑکی ہو تو ضمیر مؤنث کی ضمیر مذکر کی جگہ پڑھے آے۔

مسئلہ جسکو یہ دعا نہیں یاد ہو وہ اللھم اغفرلنا ولوالدینا وللمؤمنین والمؤمنات پڑھے اور پکار کر دعا پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے پھر چوتھی تکبیر کہے اور سلام پھیرے سلام میں میت کی نیت نہ کرے مستحسن یہ ہے کہ بعد نماز کے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ الایہ پڑھے یا ربنا لا تزغ قلوبنا الایہ یا سبحان ربک رب العزۃ سورۃ تک پڑھے۔ امام مقابل میت کے کھڑا ہو۔

مسئلہ اگر چند جنازے مجتمع ہوں تو امام کو اختیار ہے چاہے ایک ہی نماز پڑھے سب پہ یا علحدہ علحدہ ایک ایک پر نماز پڑھے۔

مسئلہ اگر مرد اور لڑکے اور عورت کے جنازے جمع ہو جائیں تو امام کے پاس مرد کا جنازہ رکھا جائے پھر بچہ کا پھر عورت کا

نماز شہید کے احکام

یعنی جس مسلمان کو مشرکوں نے مارا یا معرکہ میں زخمی مرا ہوا پایا گیا

یا مسلمانون نے ظلم سے مار ڈالا ہو اور اس قتل کے عوض مال دینا واجب ہو یا ڈاکوون نے مار ڈالا ہو وہ شہید ہو اُسکو اُسکے کپڑون مین کفن دیا جائیگا۔ سوا اُسکے وہ کپڑے جو کفن سے زائد ہون مثلاً ٹوپی زرہ موزہ وغیرہ اُتار لیئے جائینگے اور جو کپڑے کفن مین کم ہونگے وہ زائد کرلئے جائینگے اور نماز پڑہی جائیگی اور نہلایا نہ جائیگا لیکن امام اعظم کے نزدیک اگر جنب یا بچہ شہید ہو تو غسل دیا جائیگا۔

مسئلہ۔ شہدا کے زخم نہ دہوئے جائین کپڑے نہ اُتارے جائین لیکن زرہ بکتر وغیرہ اُتارے جائینگے۔

مسئلہ۔ اگر مجروح اُٹھایا گیا جس مین جان تہی یا کہاتا پیتا تہا یا اتنی دیر زندہ رہا کہ ایک وقت نماز کا گذر جاوے یا معرکہ سے لایا جاوے اور ... یا حد اور قصاص مین مارا گیا ہو تو غسل دیا جاوے اور اُسپر نماز پڑھی جاوے۔

نماز کعبہ

... کے اگر نماز جماعت سے پڑھی جاوے اور مقتدی کا منہ امام کی پیٹھ کی طرف ہو یا مقتدی کی پیٹھ امام کی پیٹھ کی طرف ہو

مقتدی کا منہ امام کے منہ کی طرف ہو اور بیچ میں کوئی سترہ ہو ان سب صورتوں میں نماز ہو جائیگی اور آخری صورت میں اگر دونوں کے درمیان سترہ نہو تو نماز مکروہ ہے اگر مقتدی کی پیٹھ امام کے منہ کے سامنے ہو تو نماز نہوگی اگر خانۂ کعبہ کے باہر مسجد حرام میں لوگ بجماعت نماز پڑھیں کعبہ کے گرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہوں تو جو لوگ سمت امام میں کعبہ سے زیادہ قریب ہو جائیں اپنے امام سے تو اُن کی نماز نہوگی اور بقیہ لوگوں کی نماز ہو جائیگی اگر کسی نے خانۂ کعبہ کی چھت پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائیگی مگر مکروہ ہے بوجہ ترک تعظیم کے۔ اللھم ثبت قدمائی علی الصراط المستقیم والحقنی بالصالحین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین میں نے اس کتاب کا لکھنا چہارشنبہ کے دن شروع کیا تھا جمعہ کے دن پانچ بجے ختم کر دیا۔ فالحمد للہ۔



تصانیف علمائے فرنگی محل

تفسیر الطاف الرحمن۔ مصنفہ حضرت مولانا عبدالباری صاحب حصہ اول ۳/
" " حصہ دوم ۳/
فتاوائے قیام الملۃ والدین۔ " اردو حصہ اول ۱۲/
خیر الزاد و سفر المعاد " اردو فقہ ۸/
العمل المغفور فی زیارۃ القبور " ۱/
سائنس و کلام۔ " حصہ اول جزو اول ۸/
فرائض غوثیہ۔ مصنفہ مولانا محمد سلامت اللہ صاحب۔ اردو (در فن میراث) ۱۲/
زبدۃ المیزان۔ مصنفہ مولانا محمد عنایت اللہ صاحب عربی (در فن منطق) ۱/
ہدیہ حبیبیہ۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تردید اسکے بھائی سلیمان بن عبدالوہاب کے قلم سے ۸/
رسالہ سلیمانیہ۔ اصل عربی کتاب ایضاً ۸/

ان کے علاوہ دیگر مشاہیر کے تصانیف بھی ہماری بک ایجنسی سے ارزاں قیمت پر طلب فرمائیے۔

سعید الرحمن منیجر اشاعت العلوم بکڈپو
فرنگی محل لکھنؤ